یہ کتاب Www.madaarimedia.Com سے ڈاؤن لوڈ کی گئی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخِ مدار

دم مدار

بیڑا پار

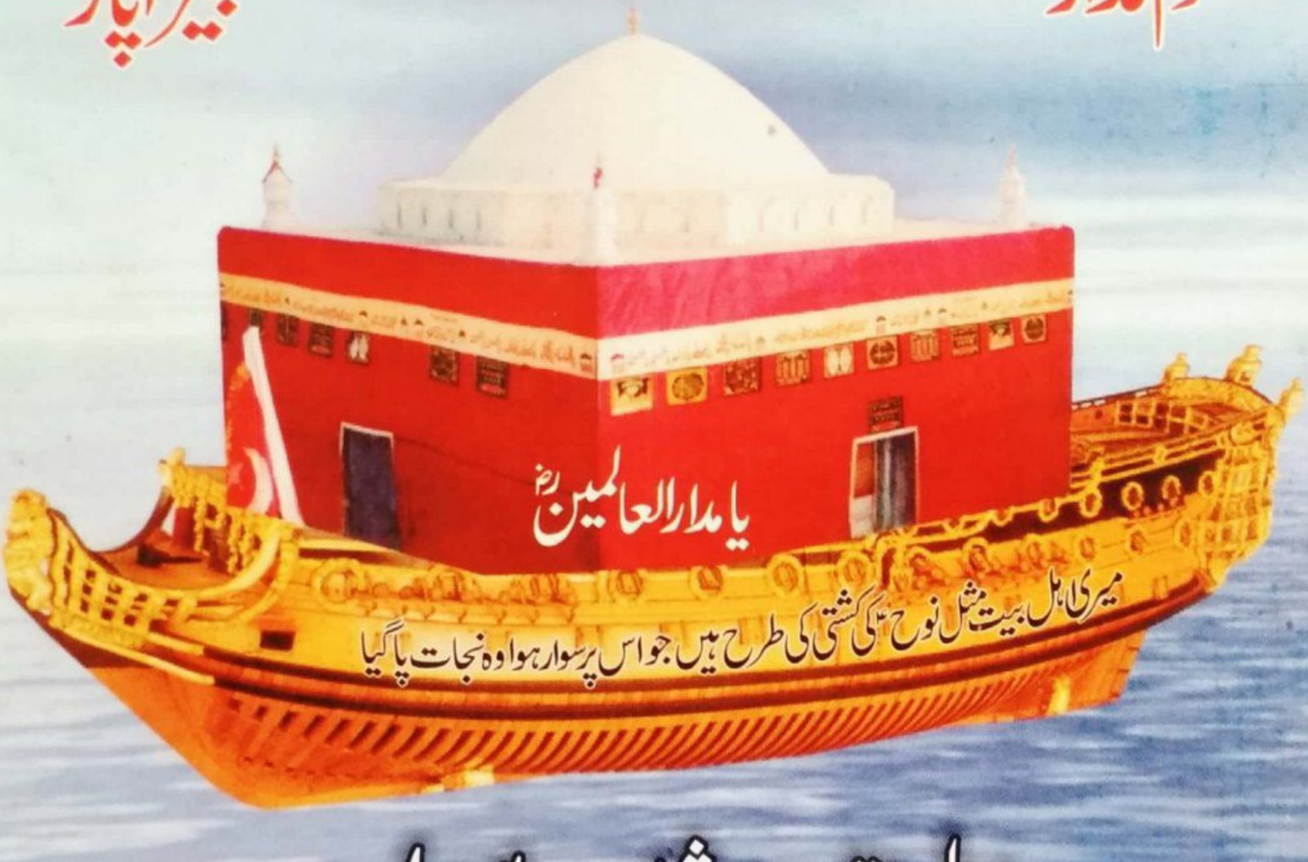

پیر طریقت رہبر شریعت جان مداریت

حضرت سید محمد یونس علی جعفری الحسنی والحسینی مداری فنصوری

سجادہ نشین آستانہ عالیہ مداریہ مکن پور شریف 9616829779

یہ کتاب Www.madaarimedia.Com سے ڈاؤن لوڈ کی گئی ہے

دم مدار
بیڑا پار

MADAARI MEDIA

The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جائیے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

یارب العالمین   یارحمت اللعالمین

دم مدار   بیڑاپار

یامدارالعالمین

تاریخ مدار

یہ کتاب Www.madaarimedia.Com سے ڈاؤن لوڈ کی گئی ہے

پیر طریقت رہبر شریعت جان مداریت

حضرت سید یونس علی جعفری الحسنی والحسینی مداری فنصوری

سجادہ نشین آستانہ عالیہ مداریہ مکن پور شریف

9616829779

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	تاریخ مدار
مرتب	:	جان مداریت سید یونس علی مداری
پروف ریڈنگ	:	سید ازبر علی مداری
صفحات	:	۸۰
بار سوئم	:	۱۰۰۰
طباعت	:	المدار آفسٹ کانپور (M) 9616584408
قیمت	:	۴۰/روپئے

ملنے کے پتے

مدار بک سیلر، مکن پور شریف

ضمیر جنرل اسٹور، مکن پور شریف

زندہ شاہ مدار بک ڈپو، مکن پور شریف

Scanned with CamScanner

فہرست مضامین

عرض 3
تقریظ 4
پیش لفظ 6
فضائل اہل بیت اطہار 8
اہل بیت کی محبت صحابہ کرامؓ کے دلوں میں 12
غلط فہمی کا ازالہ 16
حضرت رسول خدا امام الانبیا ﷺ 21
حضرت سیدہ فاطمہ زہراؓ 22
حضرت علی شیر خداؓ، حضرت امام حسنؓ 23
حضرت امام حسینؓ 24
حضرت امام باقرؓ، حضرت امام جعفر صادق 25
حضرت سید اسمٰعیلؒ، اوصاف 26
حضرت سید اسمٰعیل ثانیؒ 27
حضرت ظہیر الدین احمدؒ، اوصاف 28
حضرت سید بہاؤ الدین حسینؒ 29
حضرت قاضی قدوۃ الدین علی حلبیؒ 29
اوصاف، حضرت سید بدیع الدین احمد 30
آپ کے مختصر فضائل 40
حضور سید نا مدار پاکؒ کی ۲۴۲ھ میں ہندوستان میں
تشریف آوری 44
راجہ بلوان سنگھ مع اکابر سلطنت مسلمان ہوا 45
باون ڈاکوؤں کا قبول اسلام 45
سوکھے ہوئے درخت نے قرآن کریم کی تلاوت کی 46
قطب المدار سے شاہ اجنہ کا بیعت ہونا 48
حکم سرکار المدار سے پانی ابل پڑا 49
ہڈی کو جسم و جان مل گئی 50
ارشادات قطب المدار 51
قطب المدار کے لخت جگر 57
حضرت خواجہ سید ابو تراب فنصورؒ 57
حضرت خواجہ سید دریا سعیدؒ 58
حضرت خواجہ سید محمد رزق اللہؒ وغیرہ 58-62
اشرف المشائخ قطب اعظم حضرت خواجہ سید شاہ محمد
اشرف علی حسینی جعفری مداریؒ 62
تاج المشائخ حضرت خواجہ سید محمد یوسف علی حسینی
جعفری مداری فنصوریؒ 64
شجرۂ عالیہ، مرشدیہ، طیفوریہ، مداریہ (عاشقان) 68
نعت پاک 70
نعت پاک 71
سلام بحضور رحمۃ للعالمینؐ 72
نوحہ 73
سلام بحضور شہدائے کربلا 74
منقبت 75,76
سلام بحضور مدار العالمین 78
آخذ و مراجع 79

Scanned with CamScanner

عرض

میں اپنی اس کاوش کو بارگاہ سید العارفین قطب وحدت حامل مقام صمدیت محبوب حبیب کردار سرکار قطب المدار گلشن فاطمہ کے پھول وارث علم علی زندہ ولی مدار العالمین نائب رحمتہ للعالمین حضرت سید بدیع الدین احمد رضی اللہ عنہ میں بطور نذر پیش کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف

جان مداریت سید یونس علی حسینی جعفری مداری فنصوری

مکنپوری

9616829779

PFD Maked By : AL MADAAR LIBRARY (Telegram)

Scanned with CamScanner

تقریظ

از: مفکر اسلام حضرت علامہ مفتی سید **نثار حسین** جعفری مداری

مکن پور شریف

حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے لیکر آج تک حق و باطل کی لڑائی جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گی کہیں قومیت کو لیکر جھگڑا ہے، کہیں ایک ملک سے دوسرا ملک لڑنے کو تیار ہے، کہیں برادری کو لے کر آپس میں لڑائی ہے، کہیں مال و دولت اور حکومت کو لیکر جنگ ہے، کہیں عزت و وقار کے لئے بہر حال ان سب سے قطع نظر اسلام کے ماننے والے بھی آپس میں دست بگریباں ہیں کہیں جماعت کہیں مسلک کی لڑائی عروج پر ہے اور جماعت اہلسنت میں جبکہ علمائے حق کا باضابطہ قانون اسلامی کے چار مسالک مسلک حنفی ،شافعی حنبلی ، مالکی کے حق ہونے پر اجماع ہو چکا ہے اور ان کا یہی فیصلہ ہے کہ یہی چار مسلک حق پر ہیں ۔اور ان کے علاوہ پانچویں مسلک کو ماننا بدعتی و جہنمی ہونے کی علامت ہے۔مگر کچھ لوگ دعویٰ حنفیت کرنے کے باوجود پانچویں امام کے نعرے بلند کرنے لگے ہیں اور اجماع امت کے خلاف کر رہے ہیں یہ ان کی سراسر گمراہی ہے جبکہ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ وہ جس مسلک حنفی کے دعویدار ہیں اس کے اصول پر عمل کرتے اور دوسروں کو عمل کی ترغیب دیتے اور بزرگان دین کی بارگاہوں کا ادب سکھاتے اور ان کے کارناموں کو عام کر کے دین متین پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دیتے مگر اس کے برعکس کام کرتے ہیں اس جماعت نے ایک سلسلہ کو چھوڑ کر باقی سلاسل کی توہین و تذلیل کو اپنا شیوہ بنالیا۔جبکہ حدیث قدسی ہے کہ جس

Scanned with CamScanner

نے میرے ولی سے سوئے ظن رکھا اس سے میرا کھلا اعلان جنگ ہے اس سے غافل ہوکر تباہی کی کشتی پر بیٹھ گئے مومن چاہے کسی بھی قوم برادری کا ہو کسی بھی قبیلے سے تعلق رکھتا ہوا فضل ہے رذیل وذلیل نہیں مگر یہ جماعت مسلمانوں کو شرافت ورذالت کے درمیان تقسیم کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ جاننا چاہئے کہ ان کا یہ عمل قرآن اور رسول علیہ السلام کے فرمان دونوں کے خلاف ہے اہل علم کو اس کی طرف خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ اپنے قلم اور اپنی زبان سے اس جماعت کو اس بری عادتوں سے روکنے کی بھرپور کوشش کریں۔ تاکہ مسلمانوں میں آپس میں انتشار نہ ہو مسلمان جماعت حق کا سپاہی ہے وہ کسی طرح کمزور نہ ہو۔ اور حق و باطل کی وہ جنگ جو روز اول سے جاری ہے اس جنگ میں مرد مجاہد اپنی مجاہدانہ شان سے جمارہے اور باطل قوتوں کو منہ توڑ جواب دیتا رہے ساتھ ہی ایسی کتابوں اور لٹریچروں کے شائع ہونے کی ضرورت ہے جو ہمارے اسلاف کی تاریخ اور ان کی زندگی پر روشنی ڈالتا ہو اور ان کے عقائد ونظریات اور خدمت طریقہ دین کا ان میں جذبہ ہو کہ آنے والی نسلیں ان سے سبق حاصل کریں اور اپنا مستقبل طے کریں اور ہر طرح کی گمراہی سے محفوظ رہیں۔ لائق مبارکباد ہیں وہ صاحب قلم جنہوں نے اس طرف توجہ کر کے کتابیں شائع کی ہیں۔ اسی سلسلے کی یہ کتاب تاریخ مدار بھی ہے اس فقیر نے اس کتاب کو دیکھا عزیز موصوف کی اس کاوش کو دل کی گہرائی سے پسند کیا خداوند قدوس سے دعا ہے کہ اس کتاب کو مقبول عوام کردے آمین۔

دعا گو فقیر مداری
سید نثار حسین جعفری، مکن پوری

Scanned with CamScanner

پیش لفظ

حضرت علامہ مولانا حافظ سید ازبر علی مداری، مکن پوری

ادیب ہو نہ بپا کربلا کہ پھر کچھ لوگ
حسینیت سے ہیں الجھے یزید ہی کی طرح

قارئین حضرات ہر دور کی طرح اس دور میں بھی بغض آل رسول، نفرت آل پیغمبر، عناد گلہائے فاطمہ، حسد ساقی کوثر، دشمنیٔ مالک جنت، کا بیڑا اٹھا کر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ''ہم چنیں دیگرے نیست'' تو اس کفر والحاد کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے ہر دور میں اہل طاقت نے طاقت سے اہل کتابت نے قلم سے اہل علم نے علم سے جہاں ملے وہاں سر کچل دیا۔ کبھی اہل زبان کبھی اہل بیان کبھی اہل ایمان کا قافلہ آگے آیا اور ہر موڑ پر ہر ہر طرح سے دنداں شکن جواب دیا اسی سلسلے کی حسین کڑی تاریخ مدار آپ کے ہاتھوں کی زینت ہے جو اپنی ترکیب و انداز پر بہترین کتاب ہے جو موجودہ دور کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے معرضِ وجود میں آ کر جگہ جگہ متعصبین آل رسول کے شعلہ انگیز جملوں پر ایمان و عقائد کی بوندیں چھڑک رہی ہے۔ وہ شعلہ انگیز جملے جس سے ایمان وعقائد کے چلمن خاکستر ہوتے جا رہے ہیں۔ ایسی پرفتن سنامی لہروں سے کشتی امت کو ساحل پر لگانے کے لئے ضروری تھا کہ کوئی نہ کوئی کارنامہ سرانجام دیا جائے جس سے خیر امت کو درس دیا جائے کہ افضل مرتبہ کس کا ہے اور کس کی محبت وجہ ایمان ہوگی۔

Scanned with CamScanner

کیونکہ آج کل رضوی مارکیٹ کی دوکانوں کی سج دھج دیکھ کر عوام وخواص دھوکہ میں آرہے ہیں وہ نہیں جانتے ہیں کہ ع

چھلکے سجے ہوئے ہیں پھولوں کی دوکان پر

اس لئے ضروری تھا کہ عوام وخواص کو ایک سیدھا سچا حق کا راستہ دکھایا جائے جیسا کہ حدیث شریف کے سنہرے الفاظ میں تائید وتوثیق کررہے ہیں اے لوگوں میں تمہارے درمیان دو بھاری بھرکم چیزیں چھوڑے جارہا ہوں جب تک انکو تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہوگے ایک اللہ کی کتاب قرآن ہے دوسری میری آل ہے بس یہی بتانے کے لئے آسان زبان میں مرتب کتاب تاریخ مدار آپ کے ہاتھوں کی زینت ہے اسے پڑھ کر نوٹ کر لیجئے کہ چاہے جتنے بڑے مولوی صاحب کے ماننے والے ہو جاؤ اگر آل رسول کی محبت سے دل خالی ہے تو وہ دل خانہ ویران اور شیطان کا مکان ہونے کا امکان ہے۔ اللہ رب العزت ہمیں آپ کو اور تمام مسلمانوں کو شرف آل رسول سے مشرف فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین و آلہ واصحابہ ومدارہ اجمعین۔

گدائے اہلبیت فقیر مدار

سید ازبر علی شکوہی المداری

★★★

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فضائل اہل بیت اطہار

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے

اے میرے محبوب فرما دیجئے میں تبلیغ دین کے سلسلہ میں کوئی اجرت نہیں چاہتا سوا اس کے کہ تم میرے قرابت داروں سے محبت کرو۔ القرآن

صحابہ کرامؓ نے جب اس آیت کو سنا تو بارگاہ حبیب خدا میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آپ کے قرابت دار کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کر دی گئی ہے۔

امام الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

علی، فاطمہ، حسن، حسین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

اور دوسری حدیث پاک میں ہے کہ:

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا آپ کے وہ کون سے قریبی ہیں جن کے حق میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ہے۔

تو پیارے نبی نے فرمایا، علی، فاطمہ، حسن، حسین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

اے نبی کے گھر والو۔ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ آپ کو ہر ناپاکی سے خوب خوب پاک کر دے۔

جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا شانۂ

Scanned with CamScanner

نبوت سے باہر تشریف لائے اور اپنی بیٹی فاطمہ زہرا، علی مرتضٰی اور حسنین پاک کو ردائے پاک میں داخل فرما کر ان کی طہارت کے لئے دعا فرمائی۔

پیارے نبی نے فرمایا کہ میرے اہل بیت کی مثال ایسی ہے جیسے کہ نوح کی کشتی جو اس پر سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جس نے اسے چھوڑا وہ ڈوب گیا مراد یہ ہے کہ جو آل رسول کے دامن سے وابستہ رہا جنتی ہے اور جس نے ان کا دامن چھوڑ دیا وہ جہنمی ہے۔

پیارے نبی نے فرمایا کہ

اپنے پیچھے دو بہت وزن دار چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک قرآن پاک دوسرے میرے اہل بیت اگر تم ان سے وابستہ رہے تو کبھی راہ حق سے نہ بھٹکو گے اور ان کو چھوڑا تو بلا کے بھنور میں غرق ہو جاؤ گے۔

اور پیارے نبی نے ارشاد فرمایا۔

علی وہ ہیں جن کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے، علی وہ ہیں جن کو پیارے نبی نے اپنا بھائی کہا ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔

نیز فرمایا علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔

اور فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کے علی بھی مولا ہیں۔

اور فرمایا علی مجھ سے ہیں میں علی سے ہوں۔

اور فرمایا علی ہمارے بعد تمام مومنوں کے ولی ہیں اور فرمایا علی قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی کے ساتھ ہے۔

علی حق کے ساتھ ہیں اور حق علی کے ساتھ۔

اور فرمایا اے علی تم میری امت کے امام ہو۔

Scanned with CamScanner

اور فرمایا اے علی تم جنت اور جہنم کے تقسیم کرنے والے ہو۔

اور فرمایا اے اللہ جو علی کا احترام کرے تو اسے محترم بنا دے۔

حضور نبی پاک علیہ السلام نے ارشاد فرمایا فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔

فاطمہ میری آنکھوں کا نور ہے، فاطمہ میری جان ہے، فاطمہ میری روح ہے۔

جس نے میری بیٹی کو غصہ دلایا اور ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ہوں گی۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک صحابی رسول نے دریافت کیا کہ میرے آقا کو سب سے زیادہ پیارا کون ہے ام المؤمنین نے فرمایا فاطمہ۔ پھر پوچھا مردوں میں آپ سے زیادہ کس کو عزیز رکھتے ہیں فرمایا علی کو۔

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین کو کمال محبت سے اپنے دوشِ مبارک پر سوار کر کے چل رہے تھے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، کیا ہی اچھی سواری ہے تو آقا نے فرمایا اے عمر یہ کیوں نہیں کہتے کہ سوار کتنا اچھا ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ ایک دن پیارے نبی ممبر پر تشریف فرما ہیں اور آپ کے پہلو میں حسن بن علی بیٹھے ہوئے ہیں ۔کبھی ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور کبھی حسن کی طرف رخ کر کے فرماتے ہیں کہ اے لوگو! یہ میرا بیٹا سردار ہے اور مجھے امید ہے کہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کروائے گا اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں پیارے نبی نے فرمایا حسین میری آنکھوں کا نور ہے اور حسین میری جان ہے اور حسین میری روح ہے اور حسین میرے دل کا ٹکڑا ہے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی طہارت و پاکیزگی کی شہادت خود قرآن

پاک سے ثابت ہے قرآن حسین کے ساتھ ہے اور حسین قرآن کے ساتھ قرآن بھی طیب و طاہر ہے قرآن بھی نور ہے اور حسین بھی نور ہیں قرآن بھی مرکز ہدایت ہے اور حسین بھی مرکز ہدایت ہیں، قرآن بھی روشنی کا مینار ہے۔ قرآن اور حسین اس لئے ساتھ رہیں گے کہ دونوں کا منشا ایک، مقصد بھی ایک اور دونوں کی آواز بھی ایک، پیغام بھی ایک آئینۂ دستور بھی ایک ہے منزل بھی ایک راستہ بھی ایک فرائض بھی ایک اور امام الانبیا سے ملاقات کا مقام بھی ایک۔

اپنے آخری خطبہ میں سرکار مدینہ نے ارشاد فرمایا ہم نے اپنے پیچھے دو بڑی وزن دار چیزیں چھوڑی ہیں۔ جو ایک دوسرے سے کبھی جدا نہ ہوں گی اور یہ مجھ سے جدا ہو کر حوض کوثر پر ملیں گی۔

پیارے نبی نے فرمایا ہے جس نے حسنؓ حسینؓ علیؓ و فاطمہؓ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اور جن لوگوں نے علیؓ و فاطمہؓ حسنؓ و حسینؓ سے دشمنی کی تو ان لوگوں نے مجھ سے دشمنی رکھی اور جس نے ان سے جنگ کی اس نے مجھ سے جنگ کی، اور جس نے ان سے صلح کی اس نے مجھ سے صلح کی اور جس نے ان کو غضبناک کیا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ ہر ایک کا نسب اس کے بیٹے سے چلتا ہے اور میرا نسب میری بیٹی فاطمہؓ سے چلے گا نیز فرمایا کہ بیشک تمہاری آزمائش کریں گے اپنی اہل بیت کے متعلق کہ تم میرے بعد ان سے کیسا سلوک کرتے ہو۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اہل بیت کی محبت میں فوت ہو گا وہ یقیناً بخشا جائے گا اور وہ جب تک اس دنیا سے نہیں جائے گا جب تک وہ توبہ نہ کر لے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک ستارے اہل زمین کے لئے امان ہیں جو غرق ہونے سے بچاتے ہیں اور میرے اہل بیت امان ہے میری امت کے لئے جو دور کرتے ہیں اختلاف کو تو جو قبلیہ ان سے مخالفت کرے گا وہ شیطان کے گروہ میں داخل ہو جائے گا۔

اہل بیت کی محبت صحابہ کرامؓ کے دلوں میں

خلفاء اسلام اہل بیت کو کس قدر چاہتے تھے ان کے دل و دماغ میں کس قدر توقیر و تعظیم و شفقت تھی۔اس کا کچھ احوال پیش کرر ہا ہوں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے اپنے قرابت داروں سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ کے قرابت دار محبوب ہیں۔

اور فرمایا کہ ہم کو عائشہ سے زیادہ پیاری فاطمہ ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت مولیٰ علی عصر کی نماز پڑھ کر مسجد سے باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت حسن بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں صدیق اکبر نے حضرت حسن کو اٹھا کر کاندھے پر بیٹھا لیا اور فرمایا میرے آقا کے مشابہ ہیں تمہارے مشابہ نہیں حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ مسکرا دیئے۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خصوصیت سے حضرت امام حسین پر بہت مہربان تھے اپنے بیٹے عبداللہ سے زیادہ حسین سے محبت فرماتے تھے۔ایک بار مسجد نبوی میں مال غنیمت تقسیم ہو رہا تھا اسی اثناء میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمانے لگے:

اے امیر المؤمنین میرا حق جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے مجھے دیجئے آپ نے فرمایا: بے شک اور فوراً ایک ہزار درہم پیش کئے اور امام حسین رضی اللہ عنہ واپس ہوئے تو آپ کے بیٹے عبداللہ آ گئے امیر المؤمنین نے عبداللہ کو پانچ سو درہم دیئے

Scanned with CamScanner

عبداللہ نے یہ خصوصی امتیاز دیکھ کر عرض کیا:
باباجان۔ یہ انصاف ہے میں بہت پہلے اسلام لایا اور ہجرت کا شرف حاصل کیا اور کئی جنگوں میں شریک ہوا ہوں اس وقت جبکہ حسنین پاک بچے تھے گلیوں میں کھیلا کرتے تھے لیکن آپ ان دونوں بچوں کو ہم پر ترجیح دیتے ہیں، انہیں ایک ہزار درہم دیئے اور مجھے پانچ سو درہم دیئے تو فاروق اعظمؓ نے فرمایا اے عبداللہ تمہارے اس سوال سے مجھے بہت صدمہ اور تکلیف ہوئی ہے پہلے وہ مقام اور فضیلت کو حاصل کرو جوان آقا زادوں کو حاصل ہے پھر ہزار درہم کا مطالبہ کروان شہزادوں جیسا والد لاؤ اور ان کی جیسی ماں لاؤ اور ان کی جیسی پھوپھی لاؤ اور ان کی جیسی خالائیں لاؤ اور ان کے جیسے ماموں لاؤ اے عبداللہ خدا کی قسم میں خوب جانتا ہوں کہ تم ہرگز قیامت تک نہ لاسکو گے، ان کے نانا جان حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان کی نانی جان خدیجۃ الکبریٰ ہیں ان کے والد علی مرتضٰی شیر خدا ہیں ان کی والدہ محترمہ فاطمہ زہرا ہیں۔ اور ان کی خالائیں حضرت زینب ورقیہ اور کلثوم ہیں اور ان کے چچا محترم جعفر طیار ہیں اور ان کی پھوپھی ام ہانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں پھر تم کس زبان سے ان کی برابری کا دعویٰ کرتے ہو تمہارا یہ دعویٰ بے فائدہ ہے۔

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن چار قسم کے لوگوں کی شفاعت کروں گا۔

ا.....میری اولاد کی عزت کرنے والا۔

۲....ان کی ضرورتوں کو پوری کرنے والا۔

۳.... وہ شخص جوان کے امور کے لئے کوشش کرے جب انہیں اس کی ضرورت پیش آئے۔

Scanned with CamScanner

۴....دل اور زبان سے ان کی محبت کی تصدیق و اقرار کرنے والا۔

قارئین کرام : آل رسول کا مقام اور ان کا مرتبہ بہت بلند ہے ان سے محبت ایمان کی نشانی ہے اور ان سے عداوت رکھنا جہنمی ہونے کا کھلا ثبوت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو اللہ کی لعنت ہے ان پر دنیا و آخرت میں اور ان کے لئے دردناک عذاب تیار ہے۔

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے اسے غضبناک کیا اس نے ہمیں غضبناک کیا جس نے انہیں ایذا دی اس نے ہمیں ایذا دی۔

اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ فاطمہ کے ناراض ہونے سے خدا ناراض ہو جاتا ہے اور اس کے راضی ہونے سے خدا راضی ہو جاتا ہے۔

قارئین کرام : حضرت امام حسن کو زہر دینے والے اور حضرت امام حسینؑ کو تیغ ستم سے میدانِ کربلا میں شہید کرنے والے سے حضرت سیدہ فاطمہ ناراض ہوں گی یا خوش ہوں گی اپنی بیٹیوں اور شہزادوں کے ہاتھوں میں زنجیریں دیکھ کر آپ کو ایذا ہوئی ہوگی یا نہیں اگر واقعی اذیت ہوئی اور تکلیف پہنچی تو ظاہر ہے کہ فاطمہ کو ایذا دینا حبیب خدا کو ایذا دینا ہے اور خدا کو ناراض کرنا ہے اور جس نے خدا اور رسول کو ایذا دی اس پر اللہ رب العزت کی لعنت ہے یزید اور ابن زیاد اور ان ملعونوں کے ماننے والے جنہوں نے آل رسول ائمہ اہل بیت اطہار کو ستایا اور زہر دیکر شہید کیا وہ سب کے سب از روئے قرآن و احادیث مستحق لعنت ہیں آل رسول سے دشمنی اور حسد کرنے والے اور سلسلۂ ائمہ اہل بیت یعنی حسینیہ، جعفریہ مداریہ کی توہین کرنے والے عنقریب دردناک عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

جولوگ اللہ کے رسول کوایذادیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔وہ لوگ جوآلِ رسول کے خلاف اپنی زبان کھولتے ہیں اوران کے خلاف لکھتے ہیں اورلوگوں کوگمراہ کرکے ان کے ایمان کو برباد کرتے ہیں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اورآپ کی آل پاک سے لوگوں کوجدا کرتے ہیں ان یزیدیوں کے ہمنواؤں کو شرم آنی چاہئیے۔

سلسلہ آلِ رسول وہ عظیم الشان سلسلہ ہے جوتا قیامت باقی رہے گا منکرین و منافقین لاکھ کوشش کرتے رہیں اورسلسلۂ آل رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سلسلۂ عالیہ مداریہ کوسوخت و منقطع بتاتے رہیں مگروہ اپنی اس کاوش میں کبھی کامیاب نہ ہوں گے کیونکہ مخبرصادق صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی خبر دیدی ہے کہ:۔

قیامت کے دن تمام لوگوں کا سلسلۂ نسب وحسب منقطع ہوجائے گا مگرمیرا سلسلۂ نسب وحسب منقطع نہیں ہوگا۔

مطلب یہ ہے کہ نہ آپ کا سلسلۂ نسب منقطع ہوگا اورنہ ہی آپ کاذریعہ فیض منقطع ہوگا۔اورہروہ سلسلہ جس کاتعلق آپ سے ہے کبھی منقطع نہیں ہوگاتوسلسلۂ عالیہ حسینیہ جعفریہ مداریہ جس کاتعلق نبی پاک اورسلسلۂ ائمہ اہل بیت سے ہےاورسرکارمدارپاک خودآل رسول ہیں توکیسے یہ سلسلۂ مبارکہ منقطع اورسوخت ہوسکتا ہے۔

آل رسول کوستانے والا اوران کے سلسلۂ پاک کی توہین کرنے والا یزید کا ساتھی ہے۔

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا۔جس نے میرے گھروالوں سے بغض رکھااس نے مجھ سے بغض رکھا جس نے مجھ سے بغض رکھااس نے اللہ سے بغض رکھااورجواللہ سے بغض رکھےاس کاٹھکانہ جہنم ہے۔

اورفرمایارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوبغض آلِ رسول میں مراوہ کافرمرا۔

Scanned with CamScanner

اور فرمایا جو بغض آل رسول میں مرا وہ جہالت کی موت مرا قیامت کے دن وہ اس حال میں اٹھے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا ''اللہ کی رحمت سے ناامید'' اور وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔

اور فرمایا جو میری اولاد کا حق نہ پہنچانے وہ تین باتوں میں سے ایک سے خالی نہیں۔ یا تو منافق ہے، یا حرامی ہے، یا حیضی بچہ۔

قرآن واحادیث کی روشنی میں معلوم ہوا کہ سلسلۂ پاک آل رسول کی توہین کرنے والا ان کے حق کو نہ پہچاننے والا اور سادات کرام کی توہین کرنے والا یقیناً جہنمی ہے۔

لوحِ جہاں سے مٹ گیا اے شمر تیرا نام
لہرا رہا ہے آج بھی پرچم حسین کا

غلط فہمی کا ازالہ

سلاسل اولیاء حق ہیں مگر یہ یاد رہے کہ عوام میں جو چار سلسلے لوگوں نے مشہور کر رکھے ہین کہ سلسلے صرف چار ہیں وہ غلط فہمی میں مبتلا ہیں کیونکہ کوئی دور سلسلۂ پاک اور اجرائے فیض محمد رسول اللہ علیہ وسلم سے خالی نہیں رہا اب سمجھنا یہ ہے کہ یہ چاروں سلسلے ایک ہی تاریخ سے شروع ہوئے یا ان میں کوئی آگے پیچھے پہلے اور بعد میں ہے جب اس پر غور کریں اور کتابیں پڑھیں اور تاریخ دیکھیں تو ہرا یک سلسلہ میں بہت فاصلہ ہے سب ایک ساتھ نہیں پھیلے۔

(۱) سلسلۂ قادریہ۔ حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی غوث پاک علیہ الرحمۃ والرضوان ۴۷۱ھ میں پیدا ہوئے اور سرکار مدار پاک ۲۴۲ھ میں پیدا ہوئے اس وقت حضور مدار پاک کی عمر شریف ۲۲۹ دوسوانتیس سال کی تھی۔

(۲) سلسلۂ چشتیہ۔ حضرت سید خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان ۵۳۱ھ

Scanned with CamScanner

میں پیدا ہوئے اس وقت سرکار مدار پاک کی عمر شریف ۲۸۹ دوسو نواسی سال کی تھی۔

(۳) سلسلۂ سہروردیہ۔ حضرت سید شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ والرضوان ۵۴۰ھ میں پیدا ہوئے اس وقت سرکار مدار پاک کی عمر شریف ۲۹۸ دو سو اٹھانوے سال کی تھی۔

(۴) سلسلۂ نقشبندیہ۔ حضرت سید شیخ بہاء الدین نقشبندی علیہ الرحمہ والرضوان ۷۱۸ھ میں پیدا ہوئے اس وقت سرکار مدار پاک کی عمر شریف ۴۷۶ چار سو چھہتر سال کی تھی۔

پھیلی ہے ان سے نکہتِ فیضان مصطفیٰ
شاداب ہر چمن ہے انہیں کی بہار سے
چشتی و قادری سہر وردی و نقشبند
وابستہ سب ہیں دامنِ قطب المدار سے

سوال یہ ہے کہ ۴۷۱ھ، ۵۳۱ھ، ۵۴۰ھ، ۷۱۸ھ سے پہلے کے لوگ کیا سب بے سلسلہ تھے اہل فہم کا جواب ہوگا ہرگز نہیں پھر اس کا کیا جواب ہے غور کیجئے تو معلوم ہوگا کہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ وغیرہ یہ مشارب ہیں سلسلہ ایک ہی ہے وہ ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰه

اور دور تابعین میں طریقۂ مخصوصہ کے ساتھ جس نے تزکیۂ نفس انسانی کے واسطے قواعد کو مرتب کر کے شائع کیا وہ ہے سلسلۂ عالیہ جعفریہ "مداریہ" خصوصاً اس جماعت کو غور کرنا چاہئے جو زبان گستاخانہ دراز کرتی ہے اور اپنی عاقبت برباد کرنے پر تلی ہوئی ہے کیسے عظیم الشان ولی اور تابعی بزرگ کی شان میں گستاخی کرتی ہے اور بزرگان دین کو بے سلسلہ بتا کر گالیاں دیتی ہے اور اپنا ٹھکانہ جہنم

Scanned with CamScanner

میں تلاش کرتی ہے گلشنِ رسالت کے مہکتے ہوئے پھول یعنی سرکار حضور سید بدیع الدین احمد زندہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخی کر کے اوران کو ایذا دیکر اللہ اور اس کے رسول کی لعنت کی مستحق بنتی ہے خدا تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے اور گستاخی آلِ رسول سے باز رکھے اور توبہ و استغفار کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

قلیل تر وسائط اور اقرب نسبت کے باعث دوسرے سلاسل کے اکابر نے بھی فیضِ سلسلہ عالیہ حسینیہ جعفریہ مداریہ حاصل فرمایا اور اس سلسلہ مداریہ میں خاص کیف وسرور پایا، چند سلاسل کے شجرات نقل کر دیتا ہوں کہ سلسلۂ مداریہ کا فیض دوسری خانقاہوں میں بھی ہے!

سلسلہ قادریہ مداریہ : حضرت شاہ ابوالحسن احمد نوری، حضرت آل رسول احمدی، حضرت اچھے میاں، حضرت شاہ حمزہ، آل حضرت محمد البرکات المارہروی، حضرت شاہ فضل اللہ محمد حضرت قیام الدین، حضرت شیخ قطب الدین، حضرت شاہ عبدالقادر، حضرت شاہ مبارک، حضرت سید اجمل بہرائچی، حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدار،،

(النور والبھانی اسانید الاحادیث)

سلسلۂ چشتیہ مداریہ : حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی، حضرت نور محمد جھنجھانوی، حضرت شاہ عبدالرحیم حضرت شاہ محمد، حضرت محمدی شاہ، حضرت شیخ محبّ اللہ الہ آبادی، حضرت شیخ ابوسعید گنگوہی، حضرت شیخ گنگوہی، حضرت شیخ نظام الدین بلخی، حضرت شیخ جلال الدین تھانسری حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی، حضرت ادریس محمد بن قاسم اودھی، حضرت شاہ بڈھن بہرائچی، حضرت سید اجمل بہرائچی، حضرت سید بدیع الدین قطب المدار (کلیات امدادیہ)

سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ مداریہ : حضرت حاجی شاہ جی محمد شیر میاں پیلی بھیتی، حضرت احمد علی شاہ حضرت شاہ درگاہی، حضرت شاہ حافظ جمال اللہ رامپوری

Scanned with CamScanner

،حضرت قطب الدین حضرت خواجہ زبیر حضرت خواجہ محمد نقشبند، حضرت خواجہ معصوم اور حضرت شیخ احمد مجددالف ثانی ،حضرت شیخ عبدالاحد، حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی، حضرت عبدالقدوس گنگوہی، حضرت شیخ درویش بن قاسم اودھی، حضرت شیخ بڈھن بہرائچی، حضرت شیخ سید اجمل بہرائچی، حضرت سید بدیع الدین شاہ مدار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین (جواہر ہدایت ص ۱۷۳)

سلسلۂ سہروردیہ مداریہ : حضرت مولانا ظفر الدین گنگوہی حضرت مولانا شیخ رکن الدین گنگوہی، حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی، حضرت شیخ درویش محمد، حضرت شیخ بڈھن بہرائچی، حضرت سید اجمل بہرائچی، حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہٗ۔ (کلیات)

سلسلۂ اشرفیہ مداریہ: سید عبدالحیٔ اشرف، وجیہہ الدین اشرف، حضرت تقی الدین اشرف، حضرت اشرف، حضرت نعمت اللہ اشرف، حضرت جمال اشرف، حضرت شاہ محامد، حضرت شاہ محمود حضرت عبدالرزاق، حضرت سید شاہ اشرف جہاں نگیر سمنانی، حضرت سید بدیع الدین مدار۔

(ص لطائف اشرفی، انوار اشرفی)

سلسلۂ صابریہ یہ مداریہ : حضرت شیخ، مولوی محمد حسن حضرت امیر شاہ طیفوری، حضرت میاں غلام شاہ حضرت شاہ عبدالکریم، حضرت شاہ عنایت، ،حضرت سیراں شاہ بھیک، حضرت شاہ ابوالمعالی، حضرت شیخ داؤد گنگوہی، حضرت شاہ ابوسعید گنگوہی، حضرت شاہ نظام الدین، حضرت سید جلال تھانسری، حضرت شاہ عبدالقدوس گنگوہی، حضرت شاہ ادریس محمد اودھی، حضرت شاہ بڈھن بہرائچی ،حضرت شاہ اجمل بہرائچی، حضرت سید بدیع الدین مدار العالمین رضی اللہ عنہٗ۔

سلسلۂ ابوالعلائیہ مداریہ : حضرت شیخ برہان الدین ملیح آبادی

Scanned with CamScanner

،حضرت شیخ محمد فرہاد دہلوی ،حضرت شیخ خواجہ دوست محمد حضرت شاہ ابو العلا ،حضرت شیخ عبداللہ احرار ،حضرت شیخ یعقوب چرخی ،حضرت شاہ ہدایت اللہ سرمست ،حضرت شاہ قاضن ،حضرت مولانا حسام الدین سلامتی جونپوری ،حضرت سیدبدیع الدین قطب احمد رضی اللہ عنہٗ۔ (آئینہ تصوف قدیم)

سلسلۂ وارثیہ مداریہ : حضرت الحاج حافظ سیدنا وارث علی شاہ دیوہ شریف ،حضرت شاہ یتیم علی ،حضرت شاہ طالب علی ،حضرت شاہ بخشش علی ،حضرت شاہ مسکین علی ،حضرت شاہ نور علی ،حضرت شاہ قائم علی ،حضرت شاہ حیدر علی ،حضرت شاہ کرم علی ،حضرت شاہ دربار علی ،حضرت شاہ بندہ علی ،حضرت شاہ عبد الواحد ،حضرت شاہ کمال ،حضرت شاہ جمال ،حضرت شاہ طبقات علی ،حضرت شاہ عبد الغفور بابا کپور گوالیاری ،حضرت شاہ راجے ،حضرت قاضی حمید ،حضرت قاضی مطہر قلہ شیر ماور النہری ،حضرت سید بدیع الدین زندہ ،شاہ مدار رضی اللہ عنہم اجمعین۔

جاننا چاہئے کہ سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولایت کے اس عظیم منصب پر فائز ہیں جو ولایت کا سب سے اونچا مقام ہے جسے سالکین و عارفین عابدین عبدیت سے تعبیر کرتے ہیں اور اصطلاح صوفیاء میں اس کو قطب المدار کہتے ہیں اور مرتبہ قطب المدار پر ہونے کے ساتھ ساتھ آپ تابعی بھی ہیں حضرت شیخ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

کہ کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ پر فائز ہوجائے مگر تبع تابعین کے گھوڑوں کی ٹاپوں کی دھول کے برابر مرتبہ نہیں ہوسکتا۔ حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قطب المدار وہ ہوتا ہے جس کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ کائنات عالم کی باگ ڈور دیتا ہے۔

صاحب بحر المعانی تحریر فرماتے ہیں کہ قطب ایک ولی کو اس کی ولایت سے

معزول کرنے کا اختیار رکھتا ہے اور قطب المدار ایک قطب کو معزول کر سکتا ہے۔
حضرت شیخ اکبر ''فتوحات'' میں تحریر فرماتے ہیں۔
قطب المدار اعلیٰ سوائے نبوت تامہ کے اور کوئی درجہ نہیں قطب المدار کے سبب اللہ تعالیٰ دائرہ وجود محفوظ رکھتا ہے۔
صاحب ''دار المعارف'' تحریر فرماتے ہیں کہ نظام کائنات اور گمراہوں کی رہنمائی قطب المدار کے سپرد ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی شان بہت بلند فرمائی ہے اور فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ بدیع الدین قطب المدار ہوئے اور آپ کی عظیم شان ہے۔
اور تفسیر عزیزی میں ہے کہ جس دن دنیا سے قطب المدار ابدال واوتاد، نجبا، نقبا کو لیکر مفقود ہو جائے گا تمام نظام کائنات درہم برہم ہو جائے گا اور وہ قیامت کا دن ہوگا۔
واضح ہو کہ قبل از بعثت نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم مرتبۂ مفردون یعنی قطب المدار پر تھے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حسن و حسین، ائمہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین قطب المدار ہوئے (مرتبۂ قطب المدار پر تھے) جیسا کہ مکتوبات امام ربانی وغیرہ سے ظاہر ہے۔ فقیر مرتب کتاب ہذا ذیل میں بطور حصول سعادت ان حضرات کا مختصر سوانحی خاکہ ہدیۂ ناظرین کر رہا ہے جن نفوس قدسیہ سے سلسلہ حسینیہ جعفریہ مداریہ آسمان روحانیت و ولایت پر چمکا۔

حضرت رسول خدا امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

ایک سلسلہ عالیہ حسینیہ، جعفریہ، مداریہ کے امامِ اوّل ھیں۔

نام: محمد۔ احمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

مشھور القاب: ۔رسول اللہ، خاتم الانبیاء وغیرہ۔

کنیت:۔ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم۔

والدین:۔حضرت عبداللہ، حضرت آمنہ۔

وقت اور مقام پیدائش:۔طلوع فجر بروز پیر ۱۲؍ربیع الاوّل ا۵۷ء یعنی اعلان نبوت سے چالیس سال قبل مکہ شریف میں۔

وقت اور مقام رحلت اور مرقد شریف:۔بروز پیر ۱۲؍ربیع الاوّل ااھ میں مدینہ شریف میں ہوئی۔

عمر شریف:۔تریسٹھ سال کی، آپ کا روضۂ مبارکہ مسجد نبوی سے متصل ہے۔

دوران عمر:۔(۱) نبوت سے پہلے چالیس سال (۲) نبوت کے بعد مکہ شریف میں ۱۳؍سال (۳) مکہ شریف سے مدینہ شریف کی طرح ہجرت اور حکومتِ اسلامی کی تشکیل کے بعد تقریباً ۱۰؍سال۔

حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نام:۔فاطمہ، صدیقہ۔

مشہور القاب:۔زہرا، کبریٰ، طاہرہ، بتول، رضیہ وغیرہ۔

کنیت:۔ام الحسنین۔

والدین:۔محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا۔

مقام ولادت:۔طلوع فجر بروز جمعہ ۲۰؍جمادی الثانی اعلانِ نبوت سے پانچ سال پہلے مکہ شریف میں پیدا ہوئیں، اور حضرت علی مرتضیٰ کے ساتھ مدینہ شریف کی طرف ہجرت فرمائی اور ہجرت کے دوسرے سال ماہ ذی الحجہ کے ابتدائی ایام میں آپ کی حضرت علیؓ سے شادی ہوگئی۔

آپ کے کل پانچ صاحبزادے اور صاحبزادیاں ہوئیں۔

امام حسن رضی اللہ عنہ، امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت محسن رضی اللہ عنہ۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا، سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا۔

رحلت:۔ ماہ رمضان المبارک میں مغرب وعشاء کے درمیان ۱۱ھ میں آپ کی مدینہ شریف میں وفات ہوئی۔

آپ کا مزار جنت البقیع میں ہے۔

حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ سلسلہء عالیہ حسینیہ مداریہ کے دوسرے امام ہیں۔

نام:۔ علیؓ۔

القاب:۔ امیر المؤمنین، شیر خدا، مولیٰ مشکل کشا۔

کنیت:۔ ابوتراب، ابوالحسن۔

والدین:۔ حضرت ابوطالب وحضرت فاطمہ بنتِ اسد۔

ولادت:۔ ۱۳؍رجب المرجب اعلان نبوت سے دس سال قبل اندرونِ کعبہ میں پیدا ہوئے۔

مدت امامت:۔ تیس سال۔

خلافت:۔ ۳۶؍ہجری سے ۴۰؍ہجری تک۔

شہادت:۔ ۱۹؍رمضان المبارک کو صبح کے وقت ۴۰ھ میں مسجد کوفہ میں ابن **ملجم** کے ہاتھوں زخمی ہوئے اور ۲۱؍رمضان کو ۶۳؍سال کی عمر میں شہادت پائی۔

مرقد:۔ نجف اشرف میں ہے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

نام:۔ حسن رضی اللہ عنہ۔

القاب:۔ سبط اکبر، مجتہد۔

والدین:۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ وحضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

Scanned with CamScanner

کنیت: ۔ابو محمد۔

ولادت: ۔ہجرت کے تیسرے سال پندرہ رمضان مدینہ شریف میں ہوئی۔

شہادت: ۔۲۸/صفر المظفر ۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

آپ سلسلہء عالیہ جعفریہ مداریہ کے تیسرے امام ہیں۔

نام: ۔حسین رضی اللہ عنہ۔

القاب: ۔سید الشہداء، امام عالی مقام۔

کنیت: ابو عبد اللہ۔

والدین: ۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ و حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا۔

ولادت: ۔۳/شعبان المعظم بروز جمعہ۔۴ھ کو مدینہ شریف میں۔

شہادت: ۔روز عاشورہ ۶۱ھ کو کربلا شریف میں ۵۶ سال کی عمر میں شہادت پائی۔

مرقد مقدس: ۔کربلا شریف میں۔

مدت امامت: ۔تقریباً دس سال۔

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ سلسلہء عالیہ حسینیہ جعفریہ مداریہ کے چوتھے امام ہیں

نام: ۔علی اوسط۔

القاب: ۔زین العابدین، سجاد، عابد۔

والدین: ۔امام حسین، شہر بانو۔

ولادت: ۔۵/شعبان المعظم ۳۸ھ مدینہ منورہ میں۔

Scanned with CamScanner

شہادت :۔۲۵ محرم الحرام ۵۶ھ/۵۶ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں مزار مقدس جنت البقیع میں ہے۔

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ سلسلۂ عالیہ حسینیہ جعفریہ مداریہ کے پانچویں امام ہیں

نام:۔محمد۔

لقب:۔باقر۔

کنیت:۔ابوجعفر۔

والدین:۔امام زین العابدین، حضرت سیدہ فاطمہ، امام حسن مجتبیٰ کی بیٹی ہیں۔

ولادت:۔یکم رجب المرجب یا ۳/صفر المظفر ۵۷ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔

وفات :۔بروز پیر ۷/ذی الحجہ ۱۱۴ھ ۵۷/سال کی عمر ہشان بن عبدالملک کے دور میں آپ کو زہر دیا گیا، آپ کی شہادت مدینہ منورہ میں ہوئی۔مزار شریف جنت البقیع میں ہے۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ سلسلۂ عالیہ حسینیہ جعفریہ مداریہ کے چھٹے امام ہیں

نام:۔جعفر۔

لقب:۔صادق۔

کنیت:۔ابوعبداللہ، ابواسمعیل۔

والدین:۔امام محمد باقر اور قاسم بن محمد بن حضرت ابوبکر صدیق کی بیٹی جناب ام فروہ۔

ولادت:۔ بمقام مدینہ منورہ ۸۳ھ میں بروز پیر ماہ ربیع الاوّل کے آخری عشرہ میں ہوئی۔

Scanned with CamScanner

وفات:۔ ۱۵؍رجب المرجب ۱۴۸ھ پینسٹھ سال کی عمر میں۔

مرقد مقدس:۔ مدینہ شریف، جنت البقیع میں ہے۔

حضرت سید اسمٰعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ سلسلۂ عالیہ حسینیہ جعفریہ مداریہ کے ساتویں امام ھیں

نام:۔ اسمٰعیل۔

لقب:۔ زاہد۔

کنیت:۔ ابو محمد۔

والدین: امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ، حضرت سیدہ فاطمہ بنت حسین الاکبر۔

ولادت:۔ ۱۱؍ذی الحجہ ۱۰۴ھ بروز ہفتہ صبح صادق کے وقت مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، عمر شریف ۲۴؍سال۔

وفات:۔ ۱۷؍جمادی الاولیٰ ۱۲۸ھ بروز جمعرات۔

اوصاف

آپ کا زہد و تقویٰ مشہور تھا، علم و فضل میں ممتاز تھے، شرافت وراثت میں ملی تھی، آپ کی عمر نے زیادہ وفا نہ کی عین عالم شباب میں ۲۴؍سال کی عمر میں وفات پائی۔

حضرت سید محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ سلسلۂ عالیہ حسینیہ جعفریہ مداریہ کے آٹھویں امام ھیں

نام:۔ محمد۔

لقب:۔ عین الدین، طاہر۔

کنیت:۔ابواسمعیل۔

والدین:۔حضرت سیداسمٰعیل رضی اللہ عنہ وحضرت سیدہ زہراء رضی اللہ عنہا بنت حضرت سید طیب رضی اللہ عنہ۔

ولادت:۔۱۲/رجب المرجب ۱۲۹ھ بروز اتوار صبح صادق کے وقت مدینۂ منورہ میں ہوئی،عمر شریف ۱۸/سال۔

وفات:۔ا/شعبان المعظم ۱۴۷ ہجری بروز جمعہ۔

اوصاف

آپ انتہائی بلنداخلاق اور صاحب علم وحکمت بزرگ تھے،آپ کی تعلیم وتربیت بذاتِ خود حضور پرنور سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمائی۔۱۸/سال کی عمر شریف میں دادا محترم کے سامنے بغداد میں وفات پائی۔

حضرت سیداسمٰعیل ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ سلسلۂ عالیہ حسینیہ جعفریہ مداریہ کے نویں امام ہیں

نام:۔اسمٰعیل۔

لقب:۔اسمٰعیل ثانی۔اور عابد۔

کنیت:۔ابواحمد۔

والدین:۔حضرت سید محمد وحضرت سیدہ حمیدہ فاطمہ بنت سید عبداللہ رضی اللہ عنہ۔

ولادت:۔۱۴/شعبان المعظم ۱۵۹ھ بروز بدھ صبح صادق کے وقت مدینہ منورہ میں ہوئی۔عمر شریف تیرسٹھ سال کی ہوئی۔

Scanned with CamScanner

اوصاف

آپ بہت بڑے عالم اورنہایت حاضر جواب فصاحت وبلاغت میں ممتاز تھے۔بکثرت روزے رکھتے تھے اکثر اوقات ذکر الٰہی میں مستغرق رہتے تھے۔آپ سے بہت سے خوارق عادات کا ظہور ہوا، آپ بھی مقام قطبیتِ کبریٰ پر فائز ہوئے۔ترسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔

حضرت ظہیرالدین احمد رضی اللہ عنہ

آپ سلسلۂ عالیہ حسینیہ جعفریہ مداریہ کے دسویں امام ہیں

نام:۔سید احمد۔

لقب:۔ظہیرالدین۔

کنیت:۔ابو حسین۔

والدین :۔حضرت سید اسمٰعیل ثانی رضی اللہ عنہ وحضرت سیدہ بنت حبیب رضی اللہ عنہا۔

ولادت:۔۱۷/ربیع الاوّل ۱۷۸ھ بروز پیر صبح صادق کے وقت مدینہ منورہ میں ہوئی۔عمر شریف تہتر(۷۳)سال ہوئی۔

اوصاف

آپ پر اسم ظاہر کا غلبہ تھا،خدمتِ دین متین آپ کا خاص مشغلہ تھا،تعلیم وتربیت آپ کے والد بزرگوار نے فرمائی راہ سلوک میں مقام قطبیتِ عظمیٰ تک واصل تھے۔ تہتر(۷۳)سال کی عمر میں وفات پائی۔

حضرت سید بہاؤالدین حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ سلسلۂ عالیہ حسینیہ جعفریہ مداریہ کے گیارھویں امام ھیں

نام:۔ حسین۔

لقب:۔ بہاؤالدین۔

کنیت:۔ ابوعلی۔

والـــديـــن:۔ حضرت سید ظہیرالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، وحضرت سید حامدہ فاطمہ بنت حضرت سید ابوحامد رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

ولادت:۔ ۴ر جمادی الاخری ۱۹۹ھ بروز بدھ صبح صادق کے وقت مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، عمر شریف چالیس سال۔

وفات:۔ ۶ر رجب المرجب ۲۳۹ھ بروز منگل۔

اوصاف

آپ بڑے عابد وزاہد، روشن ضمیر اور مستجاب الدعوات تھے حق تعالیٰ سے جو دعا کرتے تھے۔ فوراً مقبول ہوتی تھی راہ سلوک میں مقام فردانیت تک واصل ہوکر مقام معشوقی تک پہنچے، ۴۰ر سال کی عمر میں وفات پائی۔

حضرت قاضی قدوۃ الدین علی حلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ سلسلۂ عالیہ حسینیہ جعفریہ مداریہ کے بارھویں امام ھیں

نام:۔ علی۔

لقب:۔ قدوۃ الدین، علی حلبی۔

Scanned with CamScanner

کنیت:۔ ابو احمد۔

والدین:۔ حضرت سید بہاؤالدین رضی اللہ عنہ و حضرت سیدہ سائرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، بنت حضرت حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ولادت:۔ ۱۷/رجب المرجب ۲۱۹ھ بروز جمعرات کو صبح صادق کے وقت مدینہ منورہ میں ہوئی۔

وفات:۔ ۱۲/ربیع الاوّل ۳۱۶ھ بروز جمعہ۔

اوصاف

آپ بڑے عالم و فاضل اور قاضی القضاۃ تھے خوارج کے ظلم و ستم سے تنگ آکر مدینہ منورہ سے ہجرت فرمائی اور ملک شام کے شہر حلب میں آباد ہو گئے تھے اور قاضی القضاہ کے فرائض ادا فرماتے رہے۔ ۹۷/سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔

حضرت سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام:۔ بدیع الدین احمد۔

القاب:۔ مدار عالم، زندہ شاہ مدار، مدار صاحب، مدار پاک، زندہ ولی، مدار العالمین، مدار جہاں، قطب المدار، شاہ والا، شاہِ زنداں، تصوف میں عبداللہ زندان الصوف۔

والدین: حضرت سید قاضی قدوۃ الدین علی حلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت سیدہ بی بی ہاجرہ تبریزیہ عرف فاطمہ ثانیہ رضی اللہ عنہا بنت حضرت سید عبداللہ تبریزی رضی اللہ عنہ بن سید محمد زاہد بن سید حسن عابد بن سید صالح محمد بن سید ابو یوسف عبداللہ بن سید ابو القاسم محمد نفس ذکیہ بن سید عبداللہ محض بن سید حسن مثنیٰ بن سید امام حسن بن سیدنا مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔

ولادت:۔ یکم شوال المکرّم ۲۴۲ھ بروز پیر۔ صبح صادق کے وقت شہر حلب

ملک شام (سیریا) محلّہ جنار میں ہوئی۔

انتباہ :۔آپ کی سن ولادت کے بارے میں سوانح نگاروں کے درمیان بہت اختلاف ہے مگر حقائق اور شواہد کی روشنی میں ۲۴۲ھ ہی آپ کا سن ولادت صحیح اور درست ہے۔

مفکر اسلام حضرت علامہ مفتی سید نثار حسین قبلہ جعفری مداری مکن پوری مدظلہ العالی کا ایک تحقیقی مقالہ کا کچھ حصہ حضور سید بدیع الدین مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سن ولادت حقائق اور شواہد کی روشنی میں ہدیۂ قارئین کر رہا ہوں ملاحظہ فرمائیں۔

شہنشاہ اولیائے کبار قطب وحدت حضرت زندہ شاہ مدار کی تاریخ ولادت میں تذکرہ نگاروں کا کوئی اختلاف نہیں ہے جن ارباب سیر نے آپ کی تاریخ ولادت تحریر فرمائی ان سب نے یکم شوال المکرّم بروز دوشنبہ ہی تحریر کی البتہ سن مولود میں بعض لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔

''مرأت مداری'' (مصنفہ عبدالرحمٰن چشتی علوی) میں آپ کا سن ولادت ۷۱۶ھ تحریر ہے۔''انوار العارفین'' (مصنفہ حافظ محمد حسین مرادآبادی) میں بھی ۷۱۶ھ تحریر ہے۔لیکن انوار العارفین میں حضرت سرکار مدار پاک کے بارے میں جولکھا ہے وہ ''اقتباس الانوار'' کے حوالے سے ہے اور اقتباس الانوار میں وہ عبارت موجود نہیں ہے بعض نے ''ماہ عالمتاب'' سے ۵۹۰ھ بھی سال مولود تحریر کیا ہے۔بعض نے ماہ کونین سے ۲۴۲ھ بھی۔

مراۃ الانساب (مولوی ضیاء الدین علوی نقشبندی) میں ہے کہ آپ کی ولادت باختلاف اقوال ۱۸۲ھ یا ۳۰۰ھ بقول اصح ۲۴۲ھ شہر حلب اطراف شام میں ہوئی۔

''فصول مسعودیہ'' صفحہ ۱۸۰ (حضرت مسعود احمد قلندری کاکوروی) میں ۳۰۰ھ اور ۲۵۰ھ تحریر ہے۔

محققین کے نزدیک ۲۴۲ھ آپ کا سن ولادت اصح ہے اور حقائق وشواہد اسی کی صحت پر دال ہیں۔لہٰذا اس سلسلہ میں تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

Scanned with CamScanner

صاحب مدارِ اعظم تحریر فرماتے ہیں:

عبدالرحمٰن بن سید اکمل مازندرانی ۱۲۱ھ میں پیدا ہوئے دایہ ان کی دودھ پلاتی تھی، اس کا لڑکا مرگیا، بچہ کی تجہیز و تکفین سے پہلے وہ دایہ ان (عبدالرحمٰن) کو دودھ پلانے کیلئے آئی مگر عبدالرحمٰن نے دودھ نہیں پیا والدہ عبدالرحمٰن نے طبیب کو بلایا طبیب نے کہا اس لڑکے کو کوئی مرض نہیں معلوم ہوتا اتفاقاً حضرت یادگار محمد خلیفہ حضرت قطب المدار سیر کرتے ہوئے، یہاں تشریف لائے ان کے والد نے ان کو دکھایا اور دعا کی درخواست کی حضرت مخدوم نے ان کو دکھایا۔ اور فرمایا کہ یہ نہ بیمار ہے اور نہ آسیب کی خلش ہے کوئی اور بات ہے۔ دایہ جب آئی تو آپ نے فرمایا تیرا بچہ کہاں ہے اس نے عرض کیا کہ سو رہا ہے۔ الخ۔

سوال یہ ہے کہ حضرت سیدنا قطب المدار اگر بقول عبدالرحمٰن چشتی ۱۶ا۷ھ میں تولد ہوئے تو ۱۲۱ھ میں پانچ برس ہوں گے تو کیا پانچ برس کی عمر شریف میں صاحب ارشاد ہونا متصور ہوسکتا ہے؟

اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ ۱۲۱ھ میں آپ کے کسی خلیفہ کا ذکر ہونا یقیناً یہ پتہ دیتا ہے کہ یا تو حضرت مدار پاک کا سن مولود ۱۶ا۷ھ سے پہلے کا ہے یا پھر یہ واقعہ جو صاحب مدارِ اعظم نے ذکر کیا غلط۔

اس صورت میں کہ حضرت مدار پاک کے سال میلاد کے بارے میں جب ۱۶ا۷ھ سے قبل کے بھی اقوال ہیں تو اس واقعہ کی روشنی میں یہ کہنا بالکل درست ہے کہ حضرت مدار پاک ۱۶ا۷ھ سے قبل ہی متولد ہوئے اس طرح ۱۶ا۷ھ غلط قرار پاتا ہے۔

خود حضرت عبدالرحمٰن چشتی نے اپنی تصانیف میں ایسی باتیں تحریر کی ہیں کہ ان سے ۱۶ا۷ھ غلط ثابت ہوجاتا ہے مثلاً "گلستانِ مسعودیہ" میں تحریر کرتے ہیں: حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ "قطبیہ" میں تحریر فرمایا ہے:

زندہ شاہ مدار نے پانچوں پیر کو دیکھتے ہی فرمایا بہت دنوں کے بعد صدیقین کی خوشبو دماغ میں پہنچی ہے۔ چند دنوں پانچوں پیر خدمت اقدس میں رہ کر راہ سلوک

کے مدارج طے کرتے رہے خرقۂ خلافت حاصل کرنے کے بعد قدمبوس ہوئے حکم کے مطابق مقامات مقدسہ کی زیارت کیلئے تشریف لے گئے۔(۶۱۵ھ)۔

گلستان مسعودیہ مترجم

مؤلفہ شیخ عبدالرحمٰن چشتیؒ

یہ واقعہ جیسا کہ کتاب سے ظاہر ہے ۵۸۸ھ اور ۶۱۵ھ سے قبل کا ہے اس سے بھی شیخ عبدالرحمٰن چشتیؒ کا یہ قول غلط اور باطل ثابت ہوجاتا ہے کہ حضرت قطب المدار ۷۱۶ھ میں پیدا ہوئے اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ جس نے بھی آپ کا سن ولادت ۵۹۰ھ تحریر کیا ہے کم از کم وہ بھی مشکوک ہوجاتا ہے۔

علامہ ڈاکٹر ظہیر الحسن مدنی میاں غازی مداری نے بھی حضرت اسلم غازی کو سرکار مدار پاک کا خلیفہ تحریر کیا ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

''حضور سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ اولیائے کبار میں سے ہیں آپ کے چودہ سو بیالیس خلفاء باوقار ہیں انہیں خلفاء کرام میں ایک ذات گرامی ہے حضور مجاہد اعظم ہند غازئ ملت سیدنا اسلم غازی رحمۃ اللہ علیہ کی۔

ماہنامہ سلسلہ فروری ۱۹۸۸ء

حضرت سیدنا اسلم غازی مدار پاک کی بیعت وخلافت سے قبل اپنے والد محترم سے بھی خلافت حاصل کرچکے تھے۔ اوران کے والد بھی مدار پاک خلیفہ تھے۔ چنانچہ ظہیر الحسن مدنی میاں تحریر کرتے ہیں:

بعد فراغت اپنے والد محترم کے زیرسایہ رہ کر مجاہدہ وریاضت کرتے رہے.......... آپ کے والد محترم خود حضور سیدنا قطب المدار کے خلفاء اجل میں سے تھے ہر دو جانب سے خرقۂ خلافت واجازت حاصل کرنے کے بعد شہاب الدین غوریؒ کی فوج میں سپہ سالار کے منصب جلیلہ پر فائز ہوگئے۔

(**نوٹ**:۔ حضرت اسلم غازی کے حالات ماہنامہ ''انوار حلب'' اپریل ۱۹۸۸ء میں بھی ذکر ہیں)

غرض کہ تحریر سے نہ صرف ۶۱۷ھ غلط قرار پایا بلکہ ۵۹۰ھ بھی غلط ثابت ہوا کیونکہ حضرت اسلم غازی اپنے والد مکرم سے مجاز وماذون ہوکر ہی ہندوستان آئے تھے۔ ۵۸۸ھ میں اور پھر ۶۱۵ھ میں حج وزیارت کے لئے یہاں سے مقامات مقدسہ پر حاضر ہوئے تھے ظاہر سی بات ہے کہ جب سیدنا اسلم غازی بھی مدار پاک کے خلیفہ تھے اور ۵۸۸ھ سے پہلے ہی انہوں نے اسلم غازی کی تربیت فرمائی اور اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا تو حضرت مدار پاک کا وجود مسعود ۵۸۸ھ سے پہلے ہی ثابت ہوا اس لئے ۵۹۰ھ بھی غلط ثابت ہوا۔ علاوہ ازیں حضرت مدار پاک اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی۔ کی باہمی مقالات کا ذکر بھی کتابوں میں ہے۔

مثلاً ''مدار اعظم'' میں ہے کہ:

آپ نے ہندوستان تشریف لانے سے پیشتر اکثر حصہ روئے زمین کی سیر کی تھی جب ہندوستان میں آئے تو اجمیر شریف بھی پہنچے اور کوکلا پہاڑی پر قیام فرمایا حضرت خواجہ غریب نواز خواجہ معین الدین چشتیؒ سے ملاقات ہوئی۔

(مدار اعظم صفحہ ۵۶، مرأۃ الانساب صفحہ ۱۵۸)

(مختصر البیان درحالات زندہ شاہمدار صفحہ ۱۳)

صاحب تذکرہ المتقین فی احوال خلفائے سید بدیع الدین اس ملاقات کا ذکر یوں فرماتے ہیں:

''حضرت قطب المدار درآنجا حضرت سید جمال الدین وغیرہم مذکورین را معتکف فرمودہ عازم ہند گردیدند و سیر روئے زمین نمودہ دراجمیر رسیدند و بر کوکلا پہاڑی قیام فرمودند حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ برائے ملاقات والا تشریف آوردند در ہر دو بزرگواراں باہم کمال اتحاد راہ یافت برجائے قیام حضرت قطب المدار ہنوز اژدہام خلائق میشود''۔ (تذکرہ المتقین صفحہ ۴۵)

''صاحب بدیع العجائب مظہر الغرائب'' نے اس ملاقات کا ذکر تو نہیں فرمایا

Scanned with CamScanner

لیکن حضرت قطب المدار کا اجمیر شریف میں کوکلا پہاڑی پر تشریف لے جانا ذکر کیا ہے اور یہ تحریر فرمایا ہے کہ آپ نے وہاں کے باشندوں کو حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کی اطاعت وفرمانبرداری کی ترغیب دی ساتھ ہی یہ بھی تحریر کیا ہے کہ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ خواجہ معین الدین چشتیؒ کو اجمیر میں کوئی جانتا نہیں تھا۔ غرض ان تحریرات سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت قطب المدار کا سن ولادت نہ تو ۷۱۶ھ ہے اور نہ ہی ۵۹۰ھ ہے بلکہ ان سے قبل ہی آپ کی ولادت ہوئی ہے۔ جن لوگوں کا خیال ہے کہ آپ ۵۹۰ھ یا ۷۱۶ھ یا ۴۴۲ھ میں تولد ہوئے ان کی تردید "کرامات مسعودیہ" کی اس عبارت سے ہو جاتی ہے۔

سیدنا سکندر دیوانہ فرماتے ہیں کہ میں سلطان محمود غزنویؒ کی بدولت عمدہ عمدہ نفیس کپڑے پہنتا رہا جب ۴۰۱ھ میں سلطان سید سالار ساہو کو جو کہ میرے حقیقی نانا ہیں ایک زبردست فوج کے ساتھ قندھار سے مظفر خاں کی امداد کے لئے اجمیر بھیج دیا تو اس وقت مظفر خان رائے بھیروں، رائے سوم کریا، رائے سنگھ بھیر، رائے سوکن، رائے مہندر، رائے ماکھن، رائے جگن وغیرہ انتالیس راجاؤں کے نرغے میں محصور تھا اس وقت خاص سلطان کا اردلی تھا اور نانائے معظم حضرت سید سالار ساہو غازی مجھ سے بے حد محبت فرماتے تھے۔ مجھے ان کی جدائی ہرگز ہرگز گوارا نہ ہوئی گھر کا انتظام ظہیر فرزانہ کو سپرد کر کے اور سلطان محمود غزنویؒ سے اجازت لیکر حضرت سید سالار ساہو غازی کے ساتھ ٹھٹھ کے راستے سے اجمیر پہنچا۔ راستہ میں حضرت قطب المدار بدیع الدین زندہ شاہمدار سے ملاقات ہوئی جیسے ہی ان کی نظر حضرت سید سالار ساہو رغازی پر پڑی فوراً کہا کہ سید سالار مسعود غازی کے باپ ادھر آؤ میں یہ سنکر متعجب ہوا کہ یہ زندہ شاہمدار کیا فرما رہے ہیں مگر سید سالار ساہو کو اسکی آرزو ضرور ہے غرضیکہ حضرت سید سالار ساہو غازی اس مقام سے آگے بڑھے اور سب راجاؤں کو شکست دیکر کافروں سے مسلمانوں کو چند اور صوبہ جات فتح کر کے سلطانی حکومت میں شامل کیا، جب ذرا اطمینان

ہوا تو نانی معظمہ مخدومہ حضرت ستر معلیٰ کو غزنی سے ہندوستان بلایا قدرت خدا سے ۴۰۵ھ میں سید سالار ساہو غازی کے ایک فرزند آفتاب کی طرح روشن ہوا اس کا نام مسعود رکھا گیا۔

مفصل حال ''تواریخ محمودی'' میں درج ذیل ہے: فرماتے ہیں کہ میں حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہمدار کے پاس حاضر ہوا اور ان کے سامنے جا کر تحائف کو پیش کر دیا اور قدم چومے اور میں نے دست بستہ عرض کیا کہ حضرت مجھے اپنے سلسلہ میں داخل کر لیجئے زندہ شاہمدار نے کہا تم عمدہ عمدہ لباس پہنے ہو عیش وعشرت میں زندگی بسر کر رہے ہو۔ فقیری میں یہ آرام کہاں؟ میں نے سن کر اپنے سب کپڑے پھاڑ ڈالے ستر چھپانے کے لئے ایک تہبند رکھ لیا اور سلسلۂ عالیہ مداریہ میں داخل ہو گیا ایک روز بعد سید سالار ساہو غازی اپنے فرزند کو لیکر حاضر ہوئے اور زندہ شاہمدار کے سامنے پیش کیا مسعود کی آنکھ جیسے ہی حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہمدار پر پڑی سلام کے لئے ہاتھ اٹھایا زندہ شاہمدار نے خیریت پوچھی آپ نے دائیں بائیں گردن گھمائی حضرت سید سالار ساہو نے آپ کو حضرت زندہ شاہمدار کے قدموں پر ڈالنا چاہا تو آپ نے زور شور سے رونا شروع کیا اور منھ آسمان کی جانب بلند کیا ہر چند حضرت سید سالار ساہو غازی گردن پھیرنا چاہتے مگر بے سود رونا ان کا کم نہیں ہوتا تھا آخر حضرت زندہ شاہمدار نے اٹھ کر گود میں لیا پیروں کو چوما پیشانی پر بوسہ دیا۔ اس وقت مسعود چپ ہوئے حضرت زندہ شاہمدار نے مسعود کو میری گود میں دیا اور یہ کہا کہ آج سے تو ہمیشہ اس کے ساتھ رہا کر اس کی مصاحبت سے تجھے شہادت کا رتبہ ملے گا اور میں آج تمہیں سلسلۂ عالیہ مداریہ کی اجازت وخلافت سے نواز رہا ہوں میں نے حضرت زندہ شاہمدار سے دریافت کیا کہ حضرت یہ کیا معاملہ ہے کہ چھ مہینے کے بچے نے آپ کو سلام کیا آپ کے خیریت کے سوال پر اس نے انکار کیا پھر جب آپ کے قدم بوس کرنا چاہا تو منھ پھیر لیا اور رونا شروع کیا اب آپ نے گود میں لیکر چومنا شروع کیا پھر اس وقت

خود بخود چپ ہو گیا یہ سب کیا قصہ ہے؟ حضرت زندہ شاہمدار نے آہستہ سے میرے کان میں کہا اس کو بچہ نہ سمجھ یہ مادر زاد ولی ہے جب بالغ ہوگا کفر و شرک کا نشان مٹائے گا بتوں کے ناک، کان، ہاتھ، پیر کاٹ کر بُت پرستوں کو جہنم میں داخل کرے گا پہلے جو سلام کیا تھا اس کا سبب یہ تھا کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ جس کو دیکھتے پہلے خود سلام کرتے آپ کی اولاد کی بھی یہ عادت ہے سالار مسعود غازی بھی اولاد علیؓ سے ہیں لہذا ان کو میراث دادا کی کم سنی میں ہی ملی ہے خیر و عافیت پوچھنے پر سر ہلانے کا مطلب یہ تھا کہ اسلام کی خیریت اپنی خیریت پر مقدم ہے۔ چاہتے ہیں کہ کافروں کو مسلمان کریں اور جو شخص کلمۂ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہ پڑھے اس کو تلوار سے موت کے گھاٹ اتاروں ہر ہر گاؤں میں ہندوستان کے گوشے گوشے میں اسلام کا ڈنکا بجاؤں اور مسجدیں تعمیر کراؤں اس وقت البتہ خیریت ہے ورنہ خیریت کہاں؟ رونے اور منھ پھیر لینے کا مطلب یہ ہے کہ یہ لڑکا پیدائشی ولی ہے جب انیس سال کی عمر ہوگی اس وقت شہید ہوگا شہید کا درجہ عام ولیوں سے بڑا ہے اس کے چپ ہو جانے کا باعث یہ تھا کہ اس کے ہاتھ پیروں سے بہت نیک کام انجام پائیں گے اور جب میں نے ان جگہوں کو چوما تو ایک قسم کی خنکی اور مسرت اس کو محسوس ہوئی اے اسلم میں نے یہ باتیں جب حضرت زندہ شاہمدار سے سنیں تو اس وقت سے میں حضرت سید سالار مسعود غازی کی صورت کا ہزار جان سے عاشق ہو گیا یہاں تک کہ شہادت کے وقت بھی ایک لمحہ جدا نہیں ہوا ان کی مرضی اپنی خواہش پر مقدم رکھی۔

(''کرامات مسعودیہ'' مترجم صفحہ ۲۵/۲۶/۲۷/۲۸/)

یہ کتاب بزبان عربی مولانا محمد مسیح اودھی کی تصنیف ہے مولانا محمد مسیح اودھی نے بزبانِ اُردو اس کا ترجمہ کیا اور مولانا الٰہی بخش نقشبندی نے اُردو ترجمہ کیا طبع اوّل قومی کتب خانہ لکھنؤ ۱۲۹۶ھ طبع دوم مجاہد اعظم ہند پبلیکیشنز ۱۴۰۱ھ۔

اس پورے واقعہ سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ حضرت قطب

المدار سید بدیع الدین زندہ شاہمدار رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۴۰ھ میں اجمیر شریف کے علاقہ میں موجود تھے حضرت سید سالار ساہو غازی اور سیدنا سکندر دیوانہ کو قطب المدار نے خلافت واجازت کی نعمت سے سرفراز فرمایا اور سیدنا سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم سیدنا سالار ساہو غازی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ سے مستفیض ومستفید ہونے کی تائید وتوثیق ''تواریخ محمودی'' کی اس عبارت سے بھی ہوتی ہے۔

چنانچہ نقل است از تواریخ محمودی کہ تصنیف ملا محمود غزنوی است کہ چوں سالاہو سالار نزدیک اجمیر رسیدند برائے امداد مظفر خاں برآب چوں خیمہ نصب کردند بخدمت درویشے کبیر انش مستفیض گشتند وآنحضرت سید بدیع الدین مدار کہ خبر تولد شدن سالار مسعود غازی بزبان مبارک فرمودند کہ ہفت نام خود کہ بہفت آسمان ملائک بامر اللہ تعالیٰ تسبیح میکنند بساہو سالار برائے ترقی درجات وکفایت مہمات عطا فرمود آن اسمائے مبارکہ معظّمہ مکرمہ این است بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا زین اللہ، یا نجم اللہ یا مجمع اللہ، یا فتح اللہ یا صبغۃ اللہ یا مرید اللہ یا بدیع اللہ۔

ترجمہ:۔ چنانچہ ملا محمود غزنوی کی تصنیف ''تواریخ محمودی'' سے نقل کیا ہے کہ جب ساہور سالار مظفر خاں اجمیری کی امداد کیلئے اجمیر کے نزدیک پہنچے تو ایک تالاب کے پاس خیمہ نصب کیا اور ایک بڑے درویش کی خدمت سے فیضیاب ہوئے اور وہ درویش حضرت سید بدیع الدین قطب المدار تھے اپنی زبانِ مبارک سے سالار مسعود کے پیدا ہونے کی بشارت دی ہے آپ نے اپنے وہ سات نام جو ساہو سالار کو ترقیِ درجات وکفایت مہمات کے لئے عطا فرمائے جن کے ذریعہ ساتوں آسمانوں میں بحکم اللہ تعالیٰ فرشتے تسبیح کرتے ہیں۔

وہ نام یہ ہیں:۔ **یا زین اللّٰہ، یانجم اللّٰہ، یا مجمع اللّٰہ، یافتح اللّٰہ، یاصبغۃ اللّٰہ، یامرید اللّٰہ، یابدیع اللّٰہ۔**

(بنصیبۃ الابرار فی ظل قطب المدار) صفحہ ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹)

Scanned with CamScanner

حضرت شیخ علی راوتی جو سرکار سیدنا مدار العالمین کے خلیفہ ہیں ۹۰۴ھ میں آپ کی وفات ہوئی مزار مبارک عیدگاہ متھرا سے متصل مرجع خلائق ہے شہر چمبا ہما چل میں آپ کا چلہ مبارک ہے راجہ ورمن رائے نے مزید زمین اس چلے سے ملحق وقف کی دستاویز وقف میں ۹۲۰ء یعنی تقریباً ۳۰۰ھ تحریر ہے۔ آپ کے استاذ گرامی حضرت شیخ علامہ حذیفہ شامی مرعشی ہیں جن کا سن وفات ۲۵۲ھ یا ۲۷۱ھ کتب سیر میں تحریر ہے۔

''تذکرۂ جدید اولیاء ہند'' میں لکھا ہے آپ نے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اور حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ سے بھی ملاقات کی تھی۔ حضرت غوث پاک ۴۷۰ھ، ۴۷۱ھ میں رونق بخش عالم ہوئے اور حضرت خواجہ غریب نوازؒ ۵۳۱ھ یا ۵۳۰ھ زینت بزم عالم ہوئے۔

''تذکرۃ العابدین'' میں حضرت سید احمد بن محمد مسروق کے پیر حضرت شاہمدار رضی اللہ عنہ تحریر ہیں۔ اور حضرت ابن محمد مسروق رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۹۹ھ میں اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔

بزرگان دین اولیائے کرام کے وہ سبھی شجرات جو سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق ہیں اور سیرت سرکار مدار پاک کی تمام کتابوں میں حضرت بایزید بسطامیؒ طیفور شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پیرو مرشد مرقوم ہیں۔ اور حضرت بایزید بسطامی طیفور شامی رضی الہ عنہ نے ۲۶۱ھ میں وفات پائی۔ یہ سب حقائق وشواہد اس بات کی تائید، توثیق کرتے ہیں کہ قطب وحدت سید بدیع الدین مدار العالمین رضی اللہ عنہ یکم شوال المکرم ۲۴۲ھ بروز پیر صبح صادق کے وقت اس کارگہہ عالم میں تشریف لائے۔

وفات:۔ ۱۷ / جمادی الاولیٰ ۸۳۸ھ میں ہوئی۔ آپ کی عمر ظاہری پانچسو چھیانوے سال (۵۹۶) سات (۷) مہینے سترہ (۱۷) دن کی ہوئی۔

Scanned with CamScanner

آپ کے مختصر فضائل

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے سرہانے سے نور کے چند ستون چمکتے ہوئے نکلے اور شام میں جا کر ٹھہر گئے۔ (بیہقی شریف)

حضرت بایزید بسطامی طیفور شامی نے فرمایا کہ بدیع الدین تمہاری آمد سے اٹھارہ سال پہلے نور کا ایک ستون زمین سے لیکر آسمان تک دیکھا کرتا تھا آج وہ نور کا ستون تمہاری پیشانی میں نظر آرہا ہے۔ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کون شخص بہتر ہے؟ تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں وہ سب سے بہتر ہے جو تقویٰ والا ہو اور عمر طویل ہو۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب سے دوسو سال بعد تم میں سب سے بہتر خفیف الحاذ ہے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا خفیف الحاذ کیا ہے؟ تو فرمایا نہ اس کی بیوی ہوگی نہ بچے۔

(عوارف المعارف)

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے افضل زمانہ میرا اور میرے صحابہؓ کا ہے پھر سو سال پھر فتنے عام ہو جائیں گے۔

اور سرکار قطب المدار خیر القرون تیسری صدی ہجری قرن الخیر ۲۴۲ھ میں پیدا ہوئے۔ سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ اپنی کتاب ''احدیت المعارف'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار رضی الہ عنہ کے چہرۂ انور احیاناً ایک نقاب اٹھ جاتا تو مخلوق خدا سجدہ کرنے لگتی۔ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ ایک ''نطاب'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت قطب المدار کے چہرۂ انور سے

Scanned with CamScanner

ایک یا دو نقاب اٹھ جاتے تھے تو مخلوق خدا جلوؤں کی تاب نہ لاکر سجدہ ریز ہو جاتی تھی جس طریقہ سے آدم علیہ السلام مسجود ملائک گذرے اسی طریقہ سے حضرت سید بدیع الدین قطب المدار مسجود خلائق گذرے۔

تیرا اختیار و منصب کوئی جانتا نہیں ہے
تومدار ہر دوعالم تیرے پاس کیانہیں ہے

آپ کی سیرت کی کتابوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس سال آپ کی پیدائش ہوئی اس سال اکثر عجیب عجیب معاملات دیکھنے میں آئے، آپ کی پیدائش سے پہلے ایک پرندہ ظاہر ہوا اور بزبان فصیح کہا اے لوگو اللہ سے ڈرو اور پرہیز گاری اختیار کرو، یہ نعرہ کئی روز تک متواتر بلند کرتا رہا۔

آپ نے پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا اور وحدانیت ورسالت کی گواہی دی جس سے سننے والوں کو بہت تعجب ہوا اور ایک ایسی روشنی ظاہر ہوئی جس سے سارا مکان روشن ہو گیا۔

حضرت علامہ ادریس حلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام مع ائمہ اہل بیت اور اصحاب کبار کے ساتھ عالم مثال یعنی روحانی طور پر حضرت سید علی حلبی کے مکان پر تشریف لائے اور فرزند نیک اختر کی ولادت مقدمہ پر مبارکباد دی درودیوار پر ھذا ولی اللہ، ھذا ولی اللہ یعنی یہ اللہ کا ولی ہے یہ اللہ کا ولی ہے کی آواز سے گونج اٹھے۔

مختصر یہ کہ بعض عجائبات ایسے ظہور میں آئے جس سے ثابت ہو گیا کہ یہ پیدا ہونیوالا ازلی ولی ہے جب آپ کی عمر شریف چار سال مہینے چار دن کی ہوئی تو آپ کے والد سید علی حلبی رضی اللہ عنہ نے اس وقت مشہور عالم دین حضرت حذیفہ مرعشی شامی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا اور رسم بسم اللہ خوانی ہوئی آپ تھوڑے ہی عرصہ میں تحصیل علم ظاہری سے فارغ ہو گئے چودہ برس کی عمر شریف میں آپ نے مختلف علوم رائجہ میں کمال حاصل کرلیا آپ چاروں آسمانی کتابوں کے حافظ

دعالم تھے۔علوم نوادر مثلاً کیمیا، ہیمیا، سیمیا، ریمیا، کے ایک بڑے عالم شمار ہوتے تھے۔ حضور سیدی قطب المدار علم ظاہر کی تحصیل کے بعد علم باطن کے حصول کی طرف مائل ہوئے۔ ایک مرتبہ رات میں اپنے معمولات سے فارغ ہوکر بستر استراحت پر آرام فرما ہوئے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہوئے شرف زیارت کے بعد فوراً اٹھ بیٹھے اور بلند آواز سے درود پاک پڑھنے لگے۔

آپ کے والد صاحب نے سنکر فرمایا اے بدیع الدین کیا حال ہے آپ نے سرکار کائنات نے کی تشریف آوری کا حال بیان کیا اور حضرت سید علی حلبی نے مرحبا فرمایا۔ سرکار قطب المدار کا دل اس کے بعد اور بے قرار ہوگیا شوق حضوری موجزن تھارات کی پچھلی ساعتیں گزر گئیں صبح نمودار ہوئی فجر کی نماز ادا فرمائی نماز سے فارغ ہونے کے بعد والد محترم سے زیارت حرمین شریفین کی اجازت چاہی آ آپ نے اجازت عطا فرمائی آپ جس شوق اور ذوق سے چلے ہیں اس کی کیفیت وہی جان سکتے ہیں جن کے دل میں عشق ومحبت کی جھلک ہوتی ہے اور شمع کی طرح مثلِ پروانہ بڑھے چلے جارہے تھے۔ کہ ایک جگہ کچھ آرام کیلئے ٹھہرے اور سو گئے، سنتے ہیں کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ اے بدیع الدین تم بیت المقدس جاؤ وہاں سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی طیفور شامی تمہارا انتظار فرمارہے ہیں، آپ بیدار ہوکر مسجد اقصیٰ کی طرف روانہ ہوئے۔

غرض سرکار قطب المدار جب مسجد اقصیٰ پہنچے حضرت طیفور شامی رضی اللہ عنہ کی جیسے ہی آپ پر نظر پڑی کچھ دیر محو حیرت ہوکر آپ کی طرف دیکھتے رہے پھر والہانہ طور سے سینے سے لگایا پھر فرمایا پہلے یہاں نور کا ایک ستون دیکھتا تمہیں دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ نور کا چمکتا ہوا ستون تمہیں ہو۔ (جیسا کہ پچھلے صفحات میں پڑھ چکے ہیں) تمہارے جد امجد امام جعفر صادق کی چند امانتیں میرے پاس ہیں جو میں تمہیں تفویض کرنا چاہتا ہوں سرکار قطب المدار نے صحن بیت المقدس میں حضرت طیفور شامی کے دست حق پرست پر بیعت کرکے ۲۲ ذی قعدہ ۲۵۹ھ میں شرف

اجازت وخلافت حاصل کیا، پیر ومرشد سے رخصت ہوکر مکہ شریف پہنچے وہاں ارکان حج ادا کئے اس کے بعد مدینہ شریف کا عزم فرمایا وہاں اپنے جد اعلیٰ رحمت عالم علیہ الصلوۃ والسلام کے مزار اقدس کو بوسہ دیا۔ اور درود خوانی میں مشغول ہوئے ایک روز شرف زیارت سے مشرف ہوئے مدینۃ العلم صلی اللہ علیہ وسلم نے باب العلم علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد فرمایا اور حکم دیا کہ یہ جوان تمہاری نسل سے سعید ازلی ہے اس کو علوم باطنی سے آراستہ کرو رب کائنات نے روز میثاق ہی سے مقام محبوبیت وصمدیت عطا کر کے مدار العالمین کیا ہے۔

حضرت مولا علیؓ نے مہدیٔ آخر الزماں کی روح مبارک کے سپرد کیا تا کہ اپنے علوم سے فیضیاب کریں، امام پاک کی روح نے تربیت باطنی فرما کر حضرت مولیٰ علیؓ کی بارگاہ میں پیش کیا اور عرض کیا لیجئے یہ جوان لائق ارشاد ہوگیا پھر مولی علیؓ نے بارگاہ رسالت علیہ السلام میں پیش کیا سرکار دو عالم نے اپنے کرم سے نوازا اور اسلام حقیقی تلقین فرمایا۔

تصوف میں اس کو اویسیت کہتے ہیں یہیں سے سلسلۂ عالیہ اویسیہ مہدویہ مداریہ کا اجراء ہوا۔ اور بڑے بڑے اولیاء کرام نے اسی نسبت خاص کے حصول کے سبب سلسلۂ عالیہ مداریہ حاصل فرمایا۔ آپ کے حکم کے مطابق کہ ''اے بدیع الدین بالخصوص ہندوستان میں جا کر تبلیغ اسلام کرو'' آپ مدینۂ منورہ سے روانہ ہوئے اور والدین کریمین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اجازت لیکر تبلیغِ اسلام کیلئے عراق تشریف لے گئے، عروس البلاد بغداد پہنچ کر حضرت ابوالعباس احمد بن محمد مسروق کے یہاں قیام کیا اور تربیت باطنی فرما کر قطبیت پر فائز فرمایا۔ (تاریخ بدیع)

یہ دیار ہند کی سرزمیں جو بنی ہے دینِ کا گلستاں
یہ تری ہی لائی بہار ہے تو جہاں کا قطب مدار ہے

Scanned with CamScanner

حضور سید نا مدار پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی ۲۸۲ھ میں ہندوستان میں تشریف آوری

یہ وہ دور تھا جب مسلمانوں کا یہاں کوئی خاص نام ونشان نہیں تھا، یہاں آنے والے مسلمان تاجر اور فاتح سندھ محمد بن قاسم کی قائم کردہ حکومت زوال پذیر ہو چکی تھی جنوبی ہند کے ساحلی علاقہ میں بغرض تجارت آنے والے مسلمان خال خال نظر آتے تھے۔

ہندوستان کے اس خطہ میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی تھی رشیوں ،منیوں کا بول بالا تھا،شعبدہ بازوں کا ڈنکا بج رہا تھا، جو جتنا بڑا شعبدہ باز ہوتا وہ اتنا ہی بڑا دیوتا ہوتا اور رشیوں کی عبادت کا قاعدہ یہ تھا کہ وہ اپنی سانس روک کر بیٹھ جاتے تھے،اس طرح ان کا بہت احترام کیا جاتا تھا رشی اکثر جنگل میں رہتے تھے حضرت سرکار مدار پاک کو اس ماحول میں تبلیغ کا نیا راستہ ملا آپ نے ’’شغل جس دم‘‘ شروع کیا آپ لا الہٰ پر سانس اندر لیتے اور الا اللہ پر سانس باہر نکالتے یہ نئی چیز دیکھ کر لوگ کثیر تعداد میں جمع ہونے لگے اس طرح مخلوق کی خدمت اور اسلام کی تبلیغ میں بڑا سہارا ملا، آپکو ایک ایسے ملک اور ایسی قوم سے سابقہ پڑا تھا جہاں کی زبان، رہن، سہن، رسم ورواج اور طور طریقہ مختلف تھے،مشرکانہ ماحول اور ظلمات کفر میں آفتاب مداریت طلوع ہوا اور اپنی ضیا پاشیوں سے ہندوستان کی سرزمین کو روشن وتابناک کیا، دوران تبلیغ کفار ومشرکین نے تبلیغ دین میں بہت رکاوٹیں پیدا کیں آپکو شدید ترین مشکلات سے گزرنا پڑا، مزاحمتوں کے پہاڑ ،اشاعتِ دین میں حائل ہوئے مگر اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے کرم

Scanned with CamScanner

سے تمام تر مشکلات سے آسانی کے ساتھ گذر گئے آپ نے اس سفر اوّل میں چھتیس ۳۶ ہزاروں لوگوں کو داخلِ اسلام فرمایا۔

راجہ بلوان سنگھ مع اکابر سلطنت مسلمان ہوا :

جب آپ پالن پور تشریف لے گئے تو وہاں کا راجہ بلوان سنگھ معہ اکابر سلطنت آپ کی کاوشوں سے مسلمان ہوا آپ نے اسکا نام زورآور خاں رکھا، زورآور خاں رحمتہ اللہ علیہ نے سینکڑوں مسجدیں تعمیر کرائیں، علاقہ میوات میں آج بھی آپ کی اولاد کثیر تعداد میں موجود ہے، سرکار سیدنا مدار پاک رضی اللہ عنہٗ کے آپ بہت عزیز خلفاء میں سے ہیں۔

باون ڈاکوؤں کا قبولِ اسلام :

علاقہ میوات میں حضرت قطب المدار کے ہمراہیوں کو لوٹنے کے لئے باون (۵۲) افراد پر مشتمل ڈاکوؤں کا گروہ آیا۔ جیسے ہی وہ لوگ قریب پہنچے نابینا ہو گئے اور گڑگڑا کر معافی مانگنے لگے آپکی دعا سے بنیائی لوٹ آئی یہ کرامت دیکھ کر اتنا متاثر ہوئے کہ فوراً مشرف بہ اسلام ہو گئے اور باقی زندگی تبلیغ اسلام میں سے بعض کو خلافت بھی عطا ہوئی۔ ان میں ایک چوہر سدھ بھی تھے آپ نے ان کا نام اسلام نبی رکھا جو بڑے صاحب کشف بزرگ ہوئے ہیں۔

جوگی ادھر ناتھ کا اسلام قبول کرنا :

اسی سفر میں آپ اجمیر تشریف لے گئے اور کوکلہ پہاڑی پر جلوہ فرما ہوئے اور جوگی ادھر ناتھ نے اسلام قبول کیا اور مرتبہ کمال پر پہنچے۔ ان کے قبول اسلام کا واقعہ یوں ہے کہ ادھر ناتھ نے جادو کے زور سے لوہے کو چنے کی صورت میں

Scanned with CamScanner

تبدیل کردیا، اوروہ چنے لیکر مدار پاک کی خدمت میں ہدیۂ پیش کئے آپ نے وہ چنے اپنے خلفاء میں تقسیم فرمائے اورایک چنا اپنے دست اقدس کوکلہ پہاڑی پر پھینک دیاتو فی الفوراگ آیا، اورآپ کے خلفاء نے وہ چنے کھالیئے یہ کرامت دیکھ کرمشرف بہ اسلام ہوگیا۔روایت کے مطابق آپ نے ان کانام عبداللہ رکھا۔یہ چنے کادرخت نیم کے درخت کی شکل میں تھااور پچاس سال پہلے بھی یہ بابرکت درخت موجودتھا۔اجمیر میں اوربھی کئی واقعات پیش آئے۔

جن کے بیان کی یہاں گنجائش نہیں تفصیل کے لئے (جدید مداراعظم ،وغیرہ کا مطالعہ کریں) تقریباً چوتھی صدی ہجری کے وسط میں آپ ترکستان تبلیغ دین کے لئے تشریف لے گئے۔اوراس کے اطراف ممالک کے بعض حصوں میں اسلام کی تبلیغ فرمائی''۔

سوکھے ہوئے درخت نے قرآن کریم کی تلاوت کی :

صاحب نجم الھدٰی حضرت نظام الدین حسن تحریرفرماتے ہیں کہ آپ جب تبلیغ فرماتے ہوئے استنبول پہنچے توایک یہودی آیااوردین موسوی کی تعریف اوراسلام میں خامیاں نکالنے لگا(معاذاللہ) آپ اس کے ہرسوال کامعقول جواب دیتے رہے دوران گوفتگو کہنے لگا کہ ہمارے پیغمبر حضرت داؤدعلیہ السلام جب زبور کی تلاوت فرماتے تھے توساراعالم محو ہو جاتا تھا یہاں تک کہ جنگلی جانور، پرندے ،آب وہوا، سب زبورمقدس''سن کرمدہوش ہوجاتے تھےاورتمہارادعوٰی ہے کہ قرآن جوتمہارے نبی پرنازل ہواہے وہ سارے صحائف وکتب آسمانی سے افضل واعلیٰ اوران کاناسخ ہے اورمیں نے بارہاوہ کلام سناہے مگرایسی بات میں نے کبھی

نہیں پائی آپ نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کا یہ معجزہ مجھے تسلیم ہے اور بے شک یہی بات ہے جو تو نے کہی اور بلا شک و ریب ''قرآن کریم'' سب سے افضل واعلیٰ ہے خدا وحدہٗ لاشریک کا کلام ہے''۔

یہودی نے ایک سوکھے ہوئے درخت کی طرف اشارہ کیا اور کہا اگر قرآن کریم '' کی تلاوت یہ سوکھا درخت کرے اور تمہارے دین کی سچائی کی گواہی دے تو میں دین اسلام میں داخل ہو جاؤ نگا اور تمہارے نبی کا کلمہ پڑھ لونگا آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور دعا کی!

''الہ العالمین باطل کے سامنے اس بندۂ عاجز کو سرخرو فرما''

آپ نے سورۂ اخلاص کی تلاوت باآواز بلند فرمائی خدا کی شان وقدرت دیکھئے سوکھے درخت سے بھی تلاوت قرآن کی آواز صاف صاف سنائی دینے لگی آپ نے پوری سورت کی تلاوت کی اور کلمۂ شہادت بلند آواز اسے پڑھا درخت کی سوکھی شاخوں سے کلمۂ شہادت پڑھنے کی آواز آئی یہودی یہ سب دیکھ کر حیران رہ گیا اور اس نے پڑھ لیا لا الہٰ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ آپ نے ان کے نام عطاء الاحد رکھا اور یہ شیخ عطاء کے نام سے مشہور ہوئے ۲/رجب ۶۰ھ میں واصل بحق ہوئے مزار شریف استنبول میں ہے۔

جادوگر قید میں:

ہماچل پردیش کے شہر چمبا میں ایک سرکش جادوگر کو آپ نے قید کیا جو لوگوں کو ستاتا تھا کسی کا ہاتھ کاٹ دیتا کسی کی آنکھیں پھوڑ دیتا کسی کو قتل کر دیتا اور علم جادو سے لوگوں کو تکلیف دیتا رہتا تھا آپ نے اسے دعوتِ اسلام دی اس نے غُرورو

نخوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے آپکی دعوت کو رد کر دیا تو آپ نے بعونہ تعالیٰ اسکو زنجیروں میں قید کر دیا ہر چند اس نے علم جادو سے کام لیا مگر قدرت حقیقی کے آگے کچھ بس نہ چلا آپ کے اس عمل کو دیکھ کر بہت سے لوگ داخل اسلام ہوئے آپ نے اپنے خلیفہ حضرت شیخ معین خان مداری کو تبلیغ دین کے لئے مامور کیا اور تبلیغ کے لئے دوسرے علاقہ کی طرف متوجہ ہوئے یہ واقعہ تقریباً چوتھی صدی ہجری کے آغاز کا ہے شہر چمبا میں جو آپ کا چلہ ہے اس پر سن ۳۰۰ھ ہجری تحریر ہے۔

حضرت قطب المدار سے شاہ اجنہ بیعت ہونا :

حضرت قطب المدار کے کمالات و کرامات کا شہرہ ساکنان عالم گوش گذار ہوا تو قوم اجنہ بھی حاضر دربار ہو کر سرفرازی کرنے لگے، چنانچہ ایک دن حضرت سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ اپنے تخت ہوائی پر سیر کرتے ہوئے ایک جانب گذر رہے تھے وہیں قوم اجنہ کا بادشاہ ''عماد الملک'' تھا، اس نے دیکھا کہ ایک تخت ہوا کے دوشوں پر اڑتا ہوا، آرہا ہے۔ اور اس پر ایک بزرگ تکیہ لگائے جلوہ افروز ہیں، اور آپ کی دیکھنے کا متمنی ہوا، اور اپنے ساتھیوں سے کہا دیکھو! یہ تخت کیسے ہوا میں معلق اڑتا ہوا چلا آرہا ہے۔ جس پر کوئی بزرگ تشریف فرمائیں ، ابھی ذکر ہو رہا تھا کہ تخت اس کے پاس پہونچ گیا اور زمین پر ٹھہر گیا، عماد الملک فوراً خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ تعجب کی بات نہیں اگر خداوند قدوس کسی بندہ کو اس کرامت سے نواز دے۔

آپ نے ، اس پر دین اسلام پیش کیا اور دین حنیف کی خوبیوں سے آشنا کر کے داخل اسلام کیا، اور اسکی ساری قوم دولتِ اسلام و نور ایمان سے مالا مال ہوگئی۔

Scanned with CamScanner

حکمِ سرکار مدار سے پانی ابل پڑا:

حضرت قطب المدار افغانستان کے ایک شہر کابل میں ایک مناسب جگہ قیام فرمایا، آپ نے اپنے خدام کو کنوئیں کا پانی لانے کا حکم دیا، اور وہ پانی کے واسطے جب کنوئیں پر پہونچے، تو وہاں کچھ شر پسندوں نے خدام کو پانی بھرنے سے روکا، پانی لینے نہیں دیا، خدام نے واپس آکر واقعہ بیان کیا، آپ نے جلال میں آکر فرمایا، جاؤ! اور کنوئیں سے کہو! کہ ساقی کوثر، علی کرم اللہ وجھہ الکریم کے پوتے نے پانی مانگا ہے۔ حسب حکم آپ کے خدام دوبارہ اس جگہ معہ پانی کے برتنوں گئے، اور جو آپ نے فرمایا تھا کنوئیں سے کہا، کنوئیں نے جس وقت آپ کا نام نامی اسم گرامی سنا، اس قدر جوش میں آیا کہ پانی اوپر آکر چاروں طرف بہنے لگا، اور ایک طوفانی شکل اختیار کرلی، جب آپ کے خدام نے اپنے سب برتنوں میں پانی بھرلیا، تو کنوئیں کا جوش وخروش کم ہوگیا اور پانی تہ میں اپنے ٹھکانے پر پہونچ گیا، جب پانی بھرنے سے روکنے والوں نے یہ دیکھا تو وہ سب آپ کی خدمت میں آکر قدموں پر گر پڑے اور مشرف باسلام ہوئے، جب آپ کی اس کرامت کا شہرہ کابل کے گھر گھر ہوگیا، ایک شخص اپنی نابینا لڑکی کو لیکر حاضر خدمت ہوا، اور خدمت سراپا کرامت و برکت میں التجا پیش کہ اے حضرت! میری بہت سی اولاد میں صرف ایک لڑکی زندہ رہی، وہ بدقسمتی سے اندھی ہوگئی، میں ہمیشہ اسکی اس حالت سے رنجیدہ رہتا ہوں اس کی کوئی خبر گیری کرنے والا نہیں ہے، اسلئے بارگاہ قطب المدار میں حاضر ہوا ہوں، گذارش یہ ہے کہ آپ اپنے مولائے کریم و رحیم سے اس کے واسطے دعا فرمائیں کہ اس کی آنکھیں روشن ہوجائیں، آپ نے سائل

Scanned with CamScanner

کی درد بھری داستان سنکر فوراً اللہ رب العزت سے لڑکی کے بینا ہونے کی دعا فرمائی ،ادھر آپ کی زبان مبارک سے دعا نکلی ،ادھر قبولیت نے استقبال کیا، اور دیکھتے ہی دیکھتے لڑکی کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔

ہڈی کو جسم و جان مل گئی:

آپ سیر فرماتے ہوئے ایک میدان سے گذر رہے تھے، کہ سامنے انسان کی کھوپڑی نظر آئی ،آپ قریب پہونچے اور اس سے خطاب فرمایا، من کنت یا جمجمة ،اے کھوپڑی تو کون ہے، اپنا قصہ بیان کر کہ تیرا قصہ کیا ہے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے قوت گویائی عطا فرمائی ،اس کھوپڑی نے عرض کیا، اے اللہ کے ولی! میں ایک مزدور تھا اور مزدوری سے اپنے اہل وعیال کا گذر معاش ،کر کے خوش تھا، کہ اچانک حضرت عزرائیل علیہ السلام تشریف لے آئے اور میری روح قبض کر لی، بارہ سال کا عرصہ دراز گذر گیا، طرح طرح آلام و مصیبت اور عذاب میں مبتلا ہوں ،اس بیان سے سرکار قطب المدار کو بے حد اصدمہ ہوا اور بارگاہ رب قدیر میں تضرع وعاجزی سے عرض کیا، اے مولیٰ! اس بے جان کو زندگی عطا فرمادے، خدائے تعالیٰ نے آپکی مناجات قبول فرمائی، اور اس کھوپڑی کو جسم و جان عطا فرمادی، اور وہ شخص جان و جسم پا کر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بڑھتا ہوا کھڑا ہو گیا اور آپ نے فرمایا کہ تو نو سال تک زندہ رہے گا، اور نیک اعمال کا ذخیرہ اکھٹا کر کے سعادت دنیا و عقبیٰ حاصل کر، آپ نے مکمل پانچ سو چھپن سال سے زائد دین متین کی خدمت انجام دی، اکثر بلا دو امصار جنگلات و بیابان، پر پیچ گھاٹیاں اور بحر و بر کے پر خطر راستے طے کئے اور خصوصاً زمین ہندوستان و پاکستان کے گوشہ گوشہ، بلاد و قریات، حتیٰ کہ سنگلاخ وادیوں اور پہاڑوں کو ذکر الٰہی سے معمور فرمایا اور پہاڑی میں بسنے والی مخلوق بالخصوص اجنہ میں بھی آپ نے دین اسلام کی تبلیغ فرمائی بہت سے مقامات پر بارہ

Scanned with CamScanner

بارہ چودہ چودہ برس تک ریاضت ومجاہدے کے لئے چلہ کش رہے آج بھی آپ کی ذاتِ مقدسہ سے منسوب بے شمار ایسے مقامات موجود ہیں، جو مدار پہاڑی مدار ٹیکری، مدار چلہ، مدار دروازہ، مدار کنواں، اور مدار گیٹ کے نام سے موسوم ہیں جو آپکی خدمات دینی کا آج بھی اعلان کرر ہے ہیں۔

ارشادات قطب المدار

(ملفوظات قطب المدار)

حضور سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا طالب حق کو لازم ہے کہ ادائیگی فرائض نماز کے بعد نوافل کی کثرت کرے اور شب و روز ذکر الٰہی میں مشغول رہے ہوا و ہوس سے اپنے نفس کو محفوظ رکھے ہر سانس یادِ الٰہی میں گذارے ہر لمحہ اس کی رضا مدنظر رکھے دل کو پراگندگی سے بچائے مخلوق خدا کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئے نفس کی شرارتوں میں مبتلا نہ ہو اپنے دل کی حفاظت کرتا رہے عیب جوئی اور غیبت سے سختی سے پرہیز کرے اور ہمیشہ سنت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق زندگی گزارے۔

آپ نے ارشاد فرمایا ایمان قول و عمل کے مجموعے کا نام ہے قول و عمل کی مطابقت کے بغیر حق تعالیٰ کے پاس قبولیت نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اخلاق اور اسکی موافقت کے بغیر حق تعالیٰ کے پاس قبولیت نہیں۔

آپ نے ارشاد فرمایا توبہ کیجئے اور توبہ پر قائم رہیئے۔ کیونکہ شان توبہ کرنے میں نہیں توبہ پر قائم رہنے میں ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا اعمال کی بنیاد توحید اور اخلاص پر قائم ہے توحید اور خلاص کے ذریعہ اپنے عمل کی بنیاد کو مضبوط کیجئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہر شخص کے پاس ایک ہی قلب ہے پھر اس میں دنیا و آخرت کی یکساں محبت کیسے ممکن ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا آپ کے اعمال آپ کے عقائد کے مظاہر ہیں اور آپ کا ظاہر آپ کے باطن کی علامت ہے ڈر کے قابل اور امید کے لائق صرف وہی ہے

اسی سے ڈرو اور اسی سے امید رکھو آپ نے ارشاد فرمایا آپ اپنے تمام معاملات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور کمر بستہ ہو جائیں اور اتباع کیلئے تیار رہیں۔
آپ نے ارشاد فرمایا جب آپ عالم ہو کر عامل جائیں گے پھر اگر آپ خاموش بھی رہیں گے تو آپ کا علم آپ کے عمل کی زبان سے کلام کرے گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا بغیر عمل علم بے حقیقت ہے وہ نفع نہیں دے سکتا۔
آپ نے فرمایا جو اپنے نفس کی پسندیدہ چیزوں کو ترک کردے اور سوا خدا تعالیٰ کے کسی کے ساتھ سکون نہ لے۔
پوچھا گیا سالک کسے کہتے ہیں؟ فرمایا کہ سالک وہ ہے جو چاہتا ہے کہ آسمان پر چلا جائے یعنی ہر وقت قرب خداوندی کے تجسس میں رہتا ہے۔
پوچھا قلندر کسے کہتے ہیں؟ فرمایا قلندر وہ ہوتا ہے جو صفات الٰہیہ سے متصف ہو جائے جیسا کہ حدیث مبارکہ سے ثابت ہے تحلقوا باخلاق اللہ واتصفوا بصفات اللہ دریافت کیا گیا کہ انسان بزرگ ہے یا کعبہ؟
فرمایا آدمی پر ذات کا پرتو ہے اور کعبہ پر صفات کا اور ذات صفات کی جان ہوتی ہے اس لئے ذات افضل ہے۔
حضرت خواجہ قاضی مطہر قلعہ شیر ماوراء النہری رحمتہ اللہ علیہ جو آپ کے خلیفہ ہیں انہوں نے عرض کیا کہ حضور نماز شریعت اور نماز طریقت میں کوئی فرق ہے؟ فرمایا نماز ادا کرنے میں تو کوئی فرق نہیں دونوں یکساں ادا کی جاتی ہیں۔ البتہ نماز شریعت ادا کرنے میں اگر دل میں دینوی وسواس وخیالات آجائیں تو بلا اکراہ نماز ہو جاتی ہے اور اگر نماز طریقت کے درمیان دنیا کا خیال بال کے سترویں حصے کے برابر بھی ذہن میں آجائے تو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔
قاضی صاحب موصوف نے دریافت کیا کہ فقر اور غنا میں کیا فرق ہے؟
آپ نے فرمایا : اَلْفَقْرُ نُورٌ مِّنْ اَنْوَارِ اللّٰهِ وَالْغِنَاءُ غَضَبٌ مِنْ اَغْضَابِ اللّٰهِ یعنی فقر انوار وتجلیات الٰہیہ میں ایک نور ہے اور غنا اللہ تعالیٰ کے غضب میں سے ایک غضب ہے آپ نے فرمایا سچے مومن شیطان کی اطاعت نہیں کرتے۔ (الکواکب الدراریہ)

چنانچہ ارشاد باری ہے یاایھاالذین آمنو اطیعو اللہ واطیعو الرسول و من یطیع الرسول فقد اطاع اللہ پس اللہ اور اسکے رسول کی فرمابزداری کرو: کہ دنیاوآخرت کی فلاح و بہبود کو پہنچ جاؤ ورنہ زندگانی کا کیا بھروسہ ہے یہ دنیا چندروزہ ہے سب لوگ ایک نہ ایک دن رخصت ہو جائیں گے موت سے کسی کو بچنا نہیں اگر کوئی چاہے کہ مضبوط قلعہ کے اندر چھپ جائے تو بھی موت کے آہنی پنجوں سے بچ نہیں سکتا اللہ تبارک تعالیٰ فرمایا ہے: اَیْنَمَا تکونوا یُدرِککم الموت وَلَوْ کُنْتُمْ فی بروج مشیدۃ اور ارشاد ہے فاذاجاء اجلھم لایستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون یہ کشتی جس پر ہم سوار ہیں یہ بھی اللہ کے حکم سے چل رہی ہے ورنہ خدا تعالیٰ جب غرق کر دے پھر ہم کو کوئی بچانے والا بھی نہ ہو اور کیا خبر کہ ہم لوگ یہاں سے ساحل پر بھی پہنچیں گے کہ نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس لوگو ڈرو اس وقت سے جو عنقریب آنے والا ہے جو سب کو فنا کی گھاٹ اتار دے گا اگر تم لوگ ایمان نہ لائے تو تم پر عذاب الٰہی نازل ہوگا۔

شہر سورت میں پہلی مرتبہ تبلیغ فرمانے کے بعد جب آپ نے وہاں سے روانگی کا قصد ظاہر فرمایا تو وہ لوگ جو آپکی تعلیمات سے متاثر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہوتے تھے حاضر خدمت ہوتے اور عرض کیا بابو ہم سے کیا خطا ہوئی جو آپ یہاں سے تشریف لے جو رہے ہیں آپ نے تبسم ہو کر ارشاد فرمایا گھبراؤ نہیں ہم پھر یہاں آئیں گے دراصل ہمکو ہندوستان اس لئے بھیجا گیا ہے کہ اس ملک میں ہم دین فطرت کو عام کریں بحمد اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مقصد میں یہاں کامیابی ملی ہے اسی لئے ہم اب دوسرے مقامات کا سفر کرنے جا رہے ہیں فی الحال تمہارے درمیان ایک ایسا انسان چھوڑ رہے ہیں جو تمہاری تربیت کریگا تمھیں احکام ورسوم اسلامی سے روشناس کرائے گا تم لوگ اسکے کہنے پر عمل کرنا قرآن وسنت کو ترک نہ کرنا ہر لمحہ ہر آن خوف خداوندی ملحوظ رکھنا۔

جب آپ سیر فرماتے ہوئے سمرقند جلوہ افروز ہوئے وہاں آپ نے اعلائے کلمہ الحق فرمایا سمرقند سے واپسی پر ایک قریہ سے گزر ہوا اس جگہ قوم ہود کے لوگ

Scanned with CamScanner

آباد تھے آپ وہاں ٹھہر گئے اور ان لوگوں کو پیغام حق سنایا آپ وہاں ٹھہر گئے اور ان لوگوں کو پیغام حق سنایا آپ کی نصیحت سنکر وہ لوگ چراغ پا ہو گئے اور مسلمانوں کی اہانت کرتے ہوئے بولے یہ سب بیوقوفوں والی باتیں ہیں اور ان باتوں کو تمہارے ہی جیسے بیوقوف لوگ مان سکتے ہیں بھلا تمہارے اس طرح کی عبادتوں اور پابندیوں سے کیا فائدہ ہے! جو کچھ زندگی میں عیش و آسائش حاصل ہو جائے وہی سب کچھ ہے ورنہ سب کو مر کر مٹی ہو جانا ہے اسکے سوا کچھ نہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ خداوند کریم نے اپنے کلام عظیم میں تم ہی جیسوں کیلئے ارشاد فرمایا واذاقیل لھم آمنو کما آمن الناس قالو انؤمن کما امن السفھاء اَلآاِنَّھُمْ ھم السفھا ولکن لا یعلمون ،اور یہ بھی جان لو کہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے اس میں آزمائش وابتلا ہے پھر جب کسی کا وقت پورا ہو جائیگا اس کو موت آجائے گی پھر دوبارہ زندہ کر کے اسکو بارگاہِ ایزدی میں پیش کیا جائیگا وہاں اچھائی اور برائی کا نتیجہ دیا جائیگا چنانچہ خداوند کریم ارشاد فرماتا ہے کل نفس ذائقۃُ الموت ثم الینا تُرجَعون اور فرمایا ہے وکیف تکفرون باالله وکنتم امواتا فَاَحیَاکُمْ ثُم یُمِیْتُکم ثمُ یُحیِیْکُمْ ثم الیہ تُرجَعُون ۔اور لوگوں اچھی طرح سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے وہی ہر شی کا خالق و مالک ہے اسی کیلئے تمام تعریفیں ہیں وہی عبادت کے لائق ہے اور محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے بندے اور سچے رسول ہیں لہٰذا جو دین ہم کو رسول معظم ﷺ کے ذریعہ ملا ہے وہی عین حق ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے اِنَّ الدِّیْنَ عِندُ الله الاسلام بے شکر اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہی دین ہے اسلئے ہم کو آپ ہی کے نقش قدم پر چلنا چاہتے کیونکہ ہمکو اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ہم نے تم کو جو دین عطا کیا ہے وہ دین ہم کو محمد ﷺ سے حاصل ہوا ہے یہ دین دین فطرت ہے زندگی کے ہر پہلو میں اسی دین کی ضرورت ہے اور ہر اک موڑ پر یہی دین سچی رہنمائی کرتا ہے اسی دین میں دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں ہیں یہی دین خالق و مالک کا منتخب اور

پسندیدہ دین ہے کہ اِنَّ الدِیَنَ عِنُد اللہِ الاسلام مَنُ یُومِنُ بااللہِ فھم سیف من سیوف اللہ جواللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔

عرفان کا کمترین درجہ یہ ہے کہ عارف ایک قدم میں عرش سے حجاب عظمت اور حجاب کبریا تک پہنچ جائے اور دوسرے قدم میں اپنے مقام پر واپس آجائے۔فرمایا جس نے کسی کامیاب کو نہیں دیکھا وہ کامیاب نہیں ہوتا۔

قیام کابل کے دوران جب کابل کے شر پسندوں نے آپ کے مریدین کو کنویں سے پانی بھرنے نہیں دیا اور آپکے حکم سے کنویں کا پانی جوش مار کر بہہ نکلا تو لوگ گھبرائے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت آپ نے ان لوگوں کو مخاطب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تم لوگ رئیس ہونے کے غرور میں ان فقیروں کو حقیر سمجھ رہے تھے اچھی طرح یادرکھو رئیس ہونا صاحب کمال ہونے کی دلیل نہیں ہے عزت کا حقیقی انحصار علم وعمل پر ہے اس لئے تو نگر ہو کر مفلوک الحال لوگوں کو حقیر نہیں سمجھنا چاہئے تم کیا جانو! خرقہ پوش اپنی گدڑی میں لعل رکھتے ہیں تم لوگوں نے ان درویشوں کو پانی بھرنے سے روک کر دانش مندی کا مظاہرہ نہیں کیا بلکہ سخت دل اور تنگ نظری کا ثبوت دیا ہے کیونکہ یہ مسافر تمہارے مہمان ہیں اور اگر تم انہیں اپنا مہمان نہیں سمجھتے ہو تو یہ اللہ کے مہمان ضرور ہیں وہ ان کی سیرابی کرتا ہے کھلاتا ہے پلاتا ہے یہ تو اسی کا آباد کیا ہوا شہر ہے ورنہ وہ رازق حقیقی جنگلوں میں بھی اپنی رحمت سے ان کے لئے خورد ونوش اور جوائج کا سامان مہیا کرتا ہے مجھے یقین ہے کہ آج کا یہ چھوٹا سا واقعہ ہی آپ لوگوں کی چشم عبرت وا کرنے کے لئے کافی ہوگا اور آپ لوگ آئندہ غریبوں کو حقارت کی نظر سے نہیں دیکھو گے یک مرتبہ شیخ عبدالرحمٰن نے آپ سے دریافت کیا کہ کرامت چھپانا ہمارا مذہب ہے اس کے برخلاف آپ کا تخت ہوا پر اڑنا کھانے پینے کی حاجت نہ ہونا آپ کے جسم پر مکھی نہ بیٹھنا آپ کے لباس کا میلا اور پرانا نہ ہونا چہرے پر اس قدر نور کی تابانی

ہونا کہ نقابوں کے باوجود روشنی پھوٹنا یہ سب یہ سب کرامت کو ظاہر کرنے والی باتیں ہیں اس کا کیا سبب ہے'' آپ نے ارشاد فرمایا میرے عزیز ہماری کرامات ہمارے سردار کے معجزات ہیں یہ تخت کا ہوا میں اڑنا مجھے کھانے پینے سونے کی حاجت نہ ہونا میرے جسم پر مکھی نہ بیٹھنا میرالباس میلا اور پرانا نہ ہونا اور چہرے پر انوار الٰہی کا ظہور یہ سب کچھ ہمارے سردار کا عطیہ ہے لہٰذا تحدیث نعمت ہمارا فرض اور کتمانِ نعمت کفران نعمت ہے جو کسی بھی طرح درست نہیں۔

شیخ زاہدی نے ایک شعر حضرت شاہ مدار صاحب کی خدمت میں لکھ کر بھیجا جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ اپنے مکان پر حضرت کو بلانا چاہتے تھے وہ شعر ہے۔

اے نظر آفتاب ہیچ زبان واردات

حضرت شاہ مدار صاحب نے اس کے جواب میں یہ شعر لکھ کر بھیج دیا۔

پرتو خورشید عشق بر ہمہ تابد ولیک　　سنگ بیک نوع نیست کان ہمہ گوہر شود

(ترجمہ) عشق کے سورج کی ضوفشانی سب پر ہوتی ہے لیکن
ہر پتھر یکساں نہیں کہ سب کے سب گوہر بن جائیں

بنیاد کردۂ کہ کنی خانہا خراب　　اے خانماں خراب چہ بنیاد کردۂ

ترجمہ　تو نے اپنے گھر کی بنیاد ایسی رکھی ہے تا کہ دوسرے گھروں کو ویران کروائے بے عقل، تو نے کیسی بنیاد رکھی۔

ایک روز مخدوم شیخ ابوالفتح نے حضرت شاہ مدار صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ دنیا کے کارخانہ کی حقیقت نہ معلوم ہوئی کہ عدم سے وجود میں آیا اور پھر وجود سے عدم میں چلا جائیگا آخر اس سے کیا نتیجہ حضرت نے فرمایا ان اسرار حقیقت کی نقاب کشائی نہ کرو اپنے رب کی رضا میں راضی رہو۔

قلم بشکن سیاہی ریز کاغذ سو زدم درکش
حسن ایں قصہ عشق است دردفتر نمی گنجد

ترجمہ : قلم توڑ دو سیاہی بہادو کاغذ جلادو چپ سادھ لو یہ عشق کا معاملہ ہے معرض تحریر میں نہیں لایا جاسکتا۔

قطب المدار کے لخت جگر

حضرت سیدنا سید بدیع الدین احمد مدار العالمین رضی اللہ عنہ نے عام طور پر دنیا کے بیشتر ملکوں میں اسلام کی تبلیغ فرمائی اور بے شمار لوگوں کو داخلِ اسلام فرمایا چودہ سو بیالیس آپ کے خلفاء ہوئے۔ ۸۱۸ھ میں آپ مکن پور شریف تشریف لائے ہندوستان سے آپ کئی حج کئے آخری سفر حج سے واپسی میں آپ اپنے برادر زادگان یعنی ہرسہ خواجگان حضرت سید العارفین قطب الاقطاب حضرت سید محمد ارغون رضی اللہ عنہ، وقطب العالم حضرت خواجہ سید ابوتراب فنصور رضی اللہ عنہ اور غوث العالم حضرت ابوالحسن طیفور رضی اللہ عنہ اور بزرگوں کو اپنے ہمراہ تشریف لائے۔ سادات مکن پور شریف انہیں مذکورہ ہرسہ خواجگان کی اولاد سے ہیں فقیر مؤلف یہاں سے ان سلسلۂ عالیہ حسینیہ جعفریہ مداریہ سے منسلک بزرگوں کا سوانحی اجمالی خاکہ پیش کرتا ہے جن سے اس مؤلف کا نسبی اور رشدی تعلق ہے۔ اہل سلسلہ حسینیہ جعفریہ مداریہ کے لئے یہ فخر کی بات ہے کہ مَنْ عَاشَ مَدَارِیاً مَاتَ شَہِیداً (یعنی جس نے مداری بن کر زندگی گذاری وہ شہید ہوا۔

(ردالمختار، شامی)

حضرت خواجہ سید ابوتراب فنصور رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا سلسلۂ عالیہ حسینیہ جعفریہ مداریہ کے چودھویں امام ہیں

نام ولقب:۔ سید ابوتراب فنصور رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

والدین:۔ سید عبداللہ رضی اللہ عنہ وسیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت سید ابراہیم رضی اللہ عنہ۔

جانشینی:۔ آپ حضرت قطب الاقطاب خواجہ سید محمد ارغون علیہ الرحمہ والرضوان

کی مسند تبلیغ پر رونق افروز ہوئے اور خدمتِ دین متین میں زندگی کا سفر طے فرماتے رہے۔اور تشنگان معرفت کو جام مداریت سے سیراب کرتے رہے۔

وفات :۔۳ار رمضان المبارک ۸۹۴ھ میں ہوئی مزار مبارک مکن پور شریف میں ہے۔

حضرت خواجہ سید دریا سعید رحمۃ اللہ علیہ

آپ سلسلۂ عالیہ حسینیہ جعفریہ مداریہ کے پندرھویں شیخ ھیں

نام:۔سید محمد۔

لقب:۔دریا سعید۔

آپ حضرت خواجہ سید فنصور علیہ الرحمہ والرضوان کے خلیفہ اور جانشیں ہیں۔

وفات:۔۹ر جمادی الاولیٰ ۹۲۵ھ کو ہوئی مزار مبارک مکن پور شریف میں ہے۔

حضرت خواجہ سید محمد رزق اللہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ سلسله عالیه حسینیه جعفریه مداریه کے سولھویں شیخ ھیں

نام:۔سید محمد۔

لقب:۔رزق اللہ۔

آپ حضرت عارفِ حقیقت سید محمد دریا سعید کے صاحبزادے اور ان کے جانشین ہوئے۔

وفات:۔بتاریخ یکم رمضان المبارک ۹۹۵ھ کو ہوئی مزار مقدس مکن پور شریف میں ہے۔

حضرت خواجہ سید محمد سلیمان فنصوری رحمۃ اللہ علیہ

آپ سلسلۂ عالیہ حسینیہ جعفریہ مداریہ کے سترھویں شیخ ھیں

نام:۔ سید محمد سلیمان۔

لقب:۔ عابد۔

آپ خواجہ سید محمد رزق اللہ فنصوری مداری علیہ الرحمہ کے صاحبزادے، مرید وخلیفہ اور جانشین ہوئے۔

وفات :۔ بروز جمعہ ۱؍رجب المرجب ۱۰۴۵ھ کو ہوئی۔ مزار مبارک مکن پور شریف میں ہے۔

حضرت خواجہ سید محمد عبد الحمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ سلسلۂ عالیہ حسینیہ جعفریہ مداریہ کے اٹھارھویں شیخ ھیں

نام:۔ سید محمد عبد الحمید۔

لقب:۔ شاہ محمد۔

آپ خواجہ سید محمد سلیمان کے صاحبزادے اور جانشیں وخلیفہ ہیں۔

وفات:۔ ۱۲؍شوال المکرّم ۱۰۶۹ھ کو ہوئی، مزار مبارک مکن پور شریف میں ہے۔

حضرت خواجہ سید محمد عبد السبحان علیہ الرحمہ والرضوان

آپ سلسلۂ عالیہ حسینیہ جعفریہ مداریہ کے انیسویں شیخ ھیں

نام:۔ سید محمد عبد السبحان۔

لقب:۔تقی میاں۔

آپ خواجہ سید عبدالحمید علیہ الرحمہ والرضوان کے لختِ جگر اور آپ کے مرید وخلیفہ اور جانشیں ہوئے۔

وفات:۔۲۵/ذی الحجہ ۱۰۹۵ھ کو ہوئی۔مزار مکن پور شریف میں ہے۔

حضرت خواجہ سید محمد عبدالقدوس فنصوری مداری رحمۃ اللہ علیہ

آپ سلسلۂ عالیہ حسینیہ جعفریہ مداریہ کے بیسویں شیخ ہیں

نام:۔سید محمد عبدالقدوس۔

لقب:۔محسن ملت۔

آپ خواجہ سید عبدالسبحان فنصوری علیہ الرحمہ والرضوان کے نور نظر اور جانشین وخلیفہ ہیں۔

وفات :۔بروز جمعہ ۱۶/شوال المکرم ۱۱۵۷ھ کو ہوئی، مزار مقدس مکن پور شریف میں ہے۔

حضرت خواجہ سید محمد چاند فنصوری علیہ الرحمہ

آپ سلسلۂ عالیہ حسینیہ جعفریہ مداریہ کے اکیسویں شیخ ہیں

نام:۔سید محمد۔

لقب:۔چاند میاں۔

آپ حضرت شیخ عبدالقدوس علیہ الرحمہ کے صاحبزادے اور مرید وخلیفہ اور جانشین ہوئے۔

وفات:۔۳/شعبان المعظم ۱۱۹۸ھ۔مزار مقدس مکن پور شریف میں ہے۔

حضرت خواجہ سید محمد شاہ داراب فنصوری رحمۃ اللہ علیہ

آپ سلسلۂ عالیہ حسینیہ جعفریہ مداریہ کے بائیسویں شیخ ہیں

نام:۔ سید محمد شاہ داراب۔

لقب:۔ داراب علی۔

آپ سید شاہ محمد چاند میاں جعفری فنصوری علیہ الرحمہ کے صاحبزادے اور مرید و خلیفہ اور جانشین ہیں۔

وفات:۔ ۷؍محرم الحرام ۱۲۳۹ھ میں ہوئی۔ مزار مقدس مکن پور شریف میں ہے۔

حضرت خواجہ سید محمد کرم مدار فنصوری علیہ الرحمہ والرضوان

آپ سلسلۂ عالیہ حسینیہ، جعفریہ مداریہ کے تیئیسویں شیخ ہیں

نام:۔ سید محمد کرم مدار۔

لقب:۔ جعفری میاں۔

آپ خواجہ سید شاہ محمد داراب علی فنصوری مداری علیہ الرحمہ کے جانشین اور مرید و خلیفہ ہیں۔

وفات:۔ ۱۷؍جمادی الاولیٰ ۱۳۰۱ھ کو ہوئی۔ مزار مبارک مکن پور شریف میں ہے۔

حضرت خواجہ سید محمد حسام الدین فنصوری رحمۃ اللہ علیہ

آپ سلسلۂ عالیہ حسینیہ، جعفریہ مداریہ کے چوبیسویں شیخ ہیں

نام:۔ سید محمد حسام الدین۔

لقب:۔ حنفی میاں۔

آپ خواجہ سید محمد کرم مدار فنصوری مداری کے صاحبزادے اور جانشین وخلیفہ ہیں۔

وفات:۔ یکم شعبان المعظم ۱۳۳۵ھ کو ہوئی۔ مزار مقدس مکن پور شریف میں ہے۔

حضرت خواجہ سید محمد شمس الدین فنصوری مداری رحمۃ اللہ علیہ

آپ سلسلۂ عالیہ حسینیہ جعفریہ مداریہ کے پچیسویں شیخ ہیں

نام:۔ سید محمد۔

لقب:۔ شمس الدین۔ حسینی میاں۔

کنیت:۔ ابوالمشرف۔

آپ سید شاہ حنفی میاں محمد حسام الدین کے صاحبزادے اور مرید وخلیفہ اور جانشین ہیں۔

وفات:۔ ۲۱/رجب المرجب ۱۳۴۰ھ میں ہوئی۔ مزار مقدس مکن پور شریف میں ہے۔

اشرف المشائخ قطب اعظم حضرت خواجہ سید شاہ محمد اشرف علی حسینی جعفری مداری رحمۃ اللہ علیہ

آپ سلسلۂ عالیہ حسینیہ جعفریہ مداریہ کے چھبیسویں شیخ ہیں

نام:۔ سید محمد اشرف علی۔

لقب:۔ اشرف میاں۔

ولادت:۔ ۷/صفر المظفر ۱۲۸۳ھ بوقت فجر پیر کے دن مکن پور شریف میں

Scanned with CamScanner

ہوئی۔آپ صاحب علم وفضل اور علوم عجیبہ سے واقف اور زبان سنسکرت کے اچھے جانکار تھے، خدمت دین متین آپ کا خاص مشغلہ تھا۔ سلسلۂ عالیہ حسینیہ جعفریہ مداریہ کے مبلغ تھے غیر منقسم ہندوستان کے بیشتر حصوں میں جاکر دین اسلام کی تبلیغ فرمائی بہت سے کافروں کو داخل اسلام کیا اور غلامی حضور سیدنا مدارالعالمین رضی اللہ عنہ کا پٹہ پہنایا۔آپ اپنے بزرگوں کے سچے جانشین اور خلف صادق ثابت ہوئے۔ راست گوئی میں صدیق اکبر کی صداقت کے نور کی جھلک تھی، منصف مزاجی میں نور عدالت فاروقی کی چمک تھی۔ وصفِ وجود وسخا اور حلم وبردباری میں نور حلم وسخاوت عثمان کی دمک تھی۔ فیضان ہرسہ خواجگان سے مالا مال ہوکر قاسم فیضان مدارالعالمین اور صاحب عرفان اور عوض بحر معرفت ہوئے۔

آپ کی وفات:۔یکم محرم الحرام ۱۳۵۵ھ کو ہوئی۔مزار شریف مکن پور شریف میں ہے۔

غوث زماں، قطب عصر، زبدۃ العرفاء، خیر الاذکیا، پیر طریقت، رہبر شریعت تاج المشائخ حضرت خواجہ سید محمد یوسف علی

حسینی جعفری مداری فنصوری علیہ الرحمہ والرضوان

نام:۔سید محمد یوسف علی۔

لقب:۔مریدومتوسلین بابااور پیر صاحب جیسے خطابات سے یادکرتے ہیں۔

والدین :۔حضرت خواجہ سید شاہ حکیم محمد اشرف علی جعفری مداری فنصوری علیہ الرحمہ والرضوان وحضرت سیدہ ام الصفین۔

تاریخ و لادت:۔۶/ربیع الاوّل ۱۳۴۵ھ بروز جمعہ۔

خلافت و جانشینی :۔آپ اپنے والد گرامی کے بعد جانشین ہوئے۔

آپ نے حضور نیر ملت خواجہ سید شاہ محمد ظہیرالمنعم میاں علیہ الرحمہ والرضوان سے بھی کسب فیض کیا۔ ممتاز زمانہ بزرگ ہوئے۔اپنے والد بزرگوار کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آپ نے بھی خدمت دین متین اور سلسلۂ عالیہ حسینیہ جعفریہ مداریہ کی بہت خدمت انجام دی اور اپنے بزرگوں سے خوب فیض حاصل کیا اور امت محمدی علی صاحبہا علیہ الصلوۃ والسلام میں تقسیم فرمایا آپ عاشق احمد مختار اور فدائے قطب المدار اور محبّ ہرسہ خواجگان تھے۔دشمنانِ اسلام اور منکرین فیضان مدارالعالمین کیلئے برہنہ شمشیر تھے۔اپنی منفرد خوبیوں اور اخلاقی عظمتوں کے اعتبار سے بالکل یکتائے روزگار تھے۔

خاصانِ خدا کے معاملات عجیب وغریب ہوا کرتے ہیں موضع گنج کھیڑیٰ ضلع الورراجستھان کے آپ کے مریدوں میں سے بعض نے بوقت عرس مقدس اس فقیر کے سامنے آپ کی اس کرامت کو بیان کیا کہ ایک عورت جس کا نام جمیلہ ہے

Scanned with CamScanner

وہ کنویں سے پانی بھرنے آئی۔ آپ کی قیامگاہ اس کنویں کے سامنے ہی تھی، اس نے رسی میں بالٹی باندھی اور کنویں میں ڈال دی رسی چھوٹی ہونے کے باعث پانی تک نہ پہنچ سکی اس نے رسی کھینچی اور واپس جانے لگی کسی نے پوچھا پانی نہیں بھرا اس نے کہا رسی چھوٹی پڑ گئی، یہ بات حضرت نے سنی کہا وہ رسی لے آؤ رسی آپ کی خدمت میں پیش کی گئی آپ نے کچھ پڑھا اور دم کیا کہا جاؤ پانی بھرلو وہی رسی لیکر بالٹی باندھی وہ رسی جو پانی کی تہہ تک نہ پہنچ سکی تھی اب پوری ہوگئی اور پانی بھرلیا۔

رمضان شریف کے مبارک وسعید ماہِ اقدس میں صرف چاندرات کے دن ۹۰ چھوارے منگواتے اور دھوکر صاف کرلیتے، ایک چھوارہ سے سحری فرماتے اور دو بوقت افطار تناول کرتے تھے، پورا ماہِ مبارک اس پر اکتفا فرماتے تھے ہر چند کوشش کی جاتی کہ اس کے علاوہ کچھ کھالیں مگر آپ اپنے طریقہ پر قائم رہتے تا حیات آپ کا یہی معمول رہا اس کے علاوہ بہت خارق عادات آپ کے ظہور میں آئے ہیں۔

آپ ایسی بابرکت سرزمین سے وابستہ ہیں بقول شیخ سعدی علیہ

ہر بیشہ گماں مبر کہ خالیست
شاید کہ پلنگ خفتہ باشد کے

اس ارضِ مقدس مکن پور شریف پر کیسے کیسے باکمال وپاکباز ہستیاں ظہور میں آئیں جن کے درجات ومراتب کا اندازہ لگا پانا بہت مشکل امر ہے۔ آپ کی شان وعظمت وبابرکت اس عظیم خانوادے سے ہے جسکو خانوادۂ زندہ شاہدار کہا جاتا ہے جس کا فیضان یہ ہے کہ حضرت محمد حسین چشتی اپنی تواریخ آئینۂ تصوف میں تحریر فرماتے ہیں اس سلسلہ میں جو خلیفۂ کامل ہوتا ہے وہ براہ راست حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیض پاتا ہے۔ جو براہ راست حضور علیہ السلام سے

فیض پائے اس کی قدر کیا ہوگی اسکا اندازہ کون کرسکتا ہے۔

(نذرانۂ محبت درشان حضرت خواجہ سید یوسف علی علیہ الرحمہ)

ازشہزادہ حسان الہند حضرت علامہ سید شہرت ادیب مدظلہٗ العالیٰ

لب پہ تھا بس کلمۂ شاہ امم یوسف علی
تم گئے اس شان سے باغ ارم یوسف علی
اک مداری کی بھلا یہ شان تو دیکھے کوئی
بن گئی راہ بقاراہ عدم یوسف علی
جاں کنی کے وقت تھے قطب جہاں پیش نظر
ہو کے خوش جب آپ نے توڑا ہے دم یوسف علی
بے سہاروں کی زبانوں پر یہی کلمات ہیں
کام آئے ہیں ہمارے ہر قدم یوسف علی
رہرو راہِ طریقت کہتے ہیں با احترام
رہنمائے دین میں ہیں محترم یوسف علی
آپ نے خوشیاں عطا کیں درد مندوں کو سدا
اور ان کے لئے دردوالم یوسف علی
کی خدا نے اس پہ شہرتؔ رحمتوں کی بارشیں
ہوگئی جو تیرے غم میں آنکھ نم یوسف علی

تاریخ وفات:۔۱۲رمئی ۲۰۰۹ء بمطابق ۱۶رجمادی الاولیٰ ۱۴۳۰ھ بروز منگل، مزار مقدس مکن پور شریف میں ہے۔

فقیر مرتب سید محمد یونس علی حسینی جعفری مداری فنصوری قدوۃ المشائخ رہبر راہ

ہدایت، شیخ کامل مرشد برحق شیخ الاسلام حضرت خواجہ سید شاہ محمد ظہیر المنعم عرف بن میاں علیہ الرحمہ والرضوان اور عظیم المرتبت شیخ گرامی عصر شیخ طریقت حضرت علامہ الحاج سید عظیم الباقی عظیم مداری دامت برکاتہم القدسیہ کے دامن روحانی سے اکتساب فیض کیا اور آپ دونوں کی نسبتوں سے مالا مال ہے اور آپ ہی کی دعاؤں کا اثر ہے یہ ناتواں اپنے بزرگوں کے کچھ احوال اور تاریخ مشائخ سلسلہ عالیہ حسینیہ، جعفریہ، مداریہ، فنصوریہ، آپ کے سامنے پیش کرنے کے لائق ہے اور نسبت عاشقان مدار سے مستفیض ہوا۔ ذیل میں اپنا شجرۂ مرشدیہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہاہوں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

شجرۂ عالیہ، مرشدیہ، طیفوریہ، مداریہ (عاشقان)

(۱) حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۲) حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ۔

(۳) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ۔

(۴) حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۵) حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۶) حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ۔

(۷) حضرت قاضی سیدنا مطہر قلہ شیر رحمۃ اللہ علیہ۔

(۸) حضرت قاضی سیدنا شاہ حمید الدین رحمۃ اللہ علیہ۔

(۹) حضرت سدنا شاہ راجے مداری رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۰) حضرت سیدنا شاہ عبد الغفور عرف بابا کپور مداری رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۱) حضرت سیدنا شاہ طبقات علی مداری رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۲) حضرت سیدنا شاہ جمال مداری رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۳) حضرت سیدنا شاہ کمال مداری رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۴) حضرت سیدنا شاہ عبد العلی مداری رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۵) حضرت سیدنا شاہ عبد الواحد مداری رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۶) حضرت سیدنا شاہ حیدر علی مداری رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۷) حضرت سیدنا شاہ بادشاہ علی مداری رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۸) حضرت سیدنا قائم علی مداری رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۹) حضرت سیدنا شاہ نوری علی مداری رحمۃ اللہ علیہ۔

Scanned with CamScanner

(۲۰) حضرت سیدنا شاہ مسکین علی مداری رحمۃ اللہ علیہ۔

(۲۱) حضرت سیدنا شاہ بخشش علی مداری رحمۃ اللہ علیہ۔

(۲۲) حضرت سیدنا شاہ طالب علی مداری رحمۃ اللہ علیہ۔

(۲۳) حضرت سیدنا شاہ یتیم علی مداری رحمۃ اللہ علیہ۔

(۲۴) حضرت سیدنا شاہ علی حسن مداری رحمۃ اللہ علیہ۔

(۲۵) حضرت سید شاہ غلام مدار رحمۃ اللہ علیہ۔

(۲۶) حضرت سید شاہ ظہیر المنعم بدیعی مداری عرف ببن میاں رحمۃ اللہ علیہ۔

پیر طریقت جانِ مداریت حضرت سید شاہ محمد یونس علی حسینی جعفری بدیعی مداری فنصوری ابن شیخ العصر حضرت سید شاہ محمد یوسف علی حسینی جعفری بدیعی مداری فنصوری رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین آستانۂ حضور سید مدار العالمین رضی اللہ عنہ دار النور مکن پور شریف، ضلع کانپور نگر۔

نعت پاک

فغانِ عشق نبی بے اثر نہیں ہوتی
اذاں بلال نہ دیں تو سحر نہیں ہوتی

وہ اپنے نور کا مرکز تلاش کرتے ہیں
فضول گردش شمس وقمر نہیں ہوتی

لبِ حضور سے نکلی ہوئی جو بات نہ ہو
زمانہ لاکھ کہے معتبر نہیں ہوتی

میرے حضور کی شان کرم کا کیا کہنا
وہ بھیک دیتے ہیں لیکن خبر نہیں ہوتی

گزر رہا ہے ہر ایک لمحہ حادثہ کی طرح
حضور ہند میں اب تو زندگی بسر نہیں ہوتی

ادیبؔ یہ بھی کمالِ ادب شناسی ہے
لہولہو ہے جگر آنکھ تر نہیں ہوتی

(ادیب مکن پوری)

Scanned with CamScanner

نعت پاک

سوئی ہوئی تقدیر جگادے یا اللہ
شہر نبی ایک بار دکھادے یا اللہ

عشق نبی کا نور ہے جن کی فطرت میں
دل میں ایسے دیپ جلادے یا اللہ

عقل وشعور ہوش وخرد سب تولے لے
بس ان کا دیوانہ بنادے یا اللہ

قبر میں وہ نوری چہرہ دکھلائیں گے
آداب دیدار سکھادے یا اللہ

قدموں میں ہم کلمہ پڑھنے والوں کے
پھر ساری دنیا کو جھکادے یا اللہ

جو بھی نبی کو اپنا جیسا کہتے ہیں
ان کی حقیقت سب کو دکھادے یا اللہ

کاش جہاں کے گوشے گوشے میں شہرتؔ
نعت نبی سے دھوم مچادے یا اللہ

(شہرتؔ مکن پوری)

Scanned with CamScanner

سلام بحضور رحمۃ للعالمینؐ

الصلوۃ والسلام اے سرور دنیاودیں
الصلوۃ والسلام اے تاجدار مرسلین

بھیجتا خالق ہے خود شہکار پر اپنے سلام
ہم نہ پھر کیسے پڑھیں سرکار پر اپنے سلام
عرض کرتے ہیں دراقدس پہ جبرئیل امین
الصلوۃ والسلام اے رحمۃ للعالمین

ہجر میں بے چارگی کے غم سے گھبراتا ہے دل
جب مدینہ یاد آتا ہے تڑپ جاتا ہے دل
عرض کرتے ہیں یہیں سے اے مدینے کے مکیں
الصلوۃ والسلام اے رحمۃ للعالمین

ہے وؔلی زار مولا آپ کے در کا گدا
نعمت انوار عرفاں کیجئے اس کو عطا
منبع فیض رسالت مصدر نورِ مبیں
الصلوۃ والسلام اے رحمۃ للعالمین

(وؔلی مکن پوری)

نوحہ

دنیائے مسرت کو تم اپنا بنالینا
کربل کی جو یاد آئے کچھ اشک بہالینا
دکھلائی دیں مسلم کے معصوم جو دو بچے
اے نہر فرات ان کو سینے سے لگالینا

پیاسا ہے کئی دن سے چھ ماہ کا ایک بچہ
پانی جو کبھی پینا دو گھونٹ بچالینا
سرکار رسالت کے کاندھوں پہ جو بیٹھے تھے
اے کرب وبلا ان کو آنکھوں پہ بٹھالینا

تاریخ جو کربل کی نظروں سے کبھی گزرے
کردار سے زینب کے تم درس وفالینا
تم کو نہ ستائے گا مصباؔح غم دنیا
تم یادِ حسینی کو سینے میں چھپالینا

(مصباؔح مکن پوری)

Scanned with CamScanner

سلام بحضور شہدائے کربلا

جن سے روشن ہیں جہاں ان ماہ واختر کوسلام
آیئے مل کر کریں آل پیمبر کوسلام
جن کے کردار سے مظلوموں کوملتا ہے سبق
ان حسین بن علیؑ صبر کے پیکر کوسلام
جس نے قربانی قاسم کی سفارش کی تھی
ایسے جذبے پہ نثار ایسے برادر کوسلام
پیاس پہ جس کی تڑپتی ہی رہی موج فرات
اس وفادار عباس دلاور پہ سلام
گوشۂ دل سے تھی سنی جس نے حسینی آواز
ہم کریں کیسے نہ اس حر کے مقدر کوسلام
جس کی معصوم جوانی نے کیا دین کوسلام
جوجوانی میں لٹااس علی اکبر کوسلام
ایک پل بھی نہ ملا جس کوسکوں بعد حسین
تاابد کیجئے اس عابد مضطر کوسلام
خوش ہیں جوعون ومحمد کونچھاور کرکے
دوجہاں کرتے ہیں ان بچوں کی مادر کوسلام
جس کی مظلومی کی شاہد ہے زمین مقتل
کرتی ہے شام غریباں اسی دختر کوسلام
جومدینے میں تڑپتی رہی ہرایک کے لئے
آج کرتا ہے زمانہ اسی بے پر کوسلام
کربلا میں جوتھے انصار حسینی محضر
کیوں فرشتے نہ کریں ان کے مقدر کوسلام

(محضرؔ مکن پوری)

منقبت

نسبت کے میرے پہلو پھر رنگ دکھائیں گے
تقدیر کے جوہر پھر میرے اوج پہ آئیں گے

اے قطب جہاں تم سے وابستہ ہیں امیدیں
گرتم نہیں مانو گے ہم پھر کہاں جائیں گے

مانا کہ ہمیں دنیا نظروں سے گراتی ہے
آقا میرے حامی ہیں سینے سے لگائیں گے

ہے آپ کے ہاتھوں میں یہ ہاتھ میرے آقا
نسبت کو میری مولابس آپ بچائیں گے

اب چھوڑ کے در انکا کیوں پھرتے پھریں دردر
حالات پریشاں سب خود حل ہو جائیں گے

دیدار کے طالب ہیں خوابوں میں ہی آجانا
اے لختِ دل زہراہم آس لگائیں گے

مقبول درآقاتو بھی تو مشارق ہے
طوفان بلا کیوں کر اب آنکھ دکھائیں گے

(مشارق مکن پوری)

منقبت

بزم نبی میں بار یاب سلسلۂ مداریہ
دیکھا گیا ہے کامیاب سلسلۂ مداریہ
تقسیم سلسلوں کی جب ہونے لگی ازل کے دن
میں نے کیا تھا انتخاب سلسلۂ مداریہ
جاری ہیں جتنے سلسلے ان میں نمایاں شان ہے
تاروں میں جیسے مہتاب سلسلۂ مداریہ
اندھا ہو وہ بھی دیکھ لے اہل نظر کا ذکر کیا
روشن ہے مثل آفتاب سلسلۂ مداریہ
اپنا ہو کوئی غیر ہو بھرتی ہیں سب کی جھولیاں
دیتا رہا ہے بے حساب سلسلۂ مداریہ
نیر تجھے خبر نہیں مولا ہیں باب شہرِ علم
اور علیؑ کے در کا باب سلسلۂ مداریہ

(نیر مکن پوری)

Scanned with CamScanner

☆☆☆

صراط عشق میں کتنا بڑا مقام لیا
ادیب خوش ہوں کہ ہوش وخرد سے کام لیا
ازل میں سامنے لائے گئے جو رہنما
تو میں نے دامن قطب المدار تھام لیا
دامن قطب جہاں ہو
اور دست عاشقاں ہو
صبح محشر جب عیاں ھو
تو یہی ورد زباں ہو
یا نبی سلام علیك یارسول سلام علیك

☆☆☆

Scanned with CamScanner

سلام بحضور مدار العالمینؒ

رہبر عارفاں تم پہ لاکھوں سلام،   اے مدار جہاں تم پہ لاکھوں سلام

محفل اولیاء میں ہو تم تاجور
کوئی تم ساجہاں میں نہ آیا نظر

سرورِ سروراں تم پہ لاکھوں سلام   اے مدار جہاں تم پہ لاکھوں سلام

تم ہو قطب جہاں تم ہو زندہ ولی
جداعلیٰ تمہارے حیات النبی

زندۂ جاویداں تم پہ لاکھوں سلام   اے مدار جہاں تم پہ لاکھوں سلام

دلکشی تم سے باغ رسالت میں ہے
نور و نکہت ریاضِ ولایت میں ہے

جان ہر گلستاں تم پہ لاکھوں سلام   اے مدار جہاں تم پہ لاکھوں سلام

فیض پاتا ہے تم سے ہر اک سلسلہ
تم ہو محسن تو پھر کیوں نہ بھیجیں بھلا

اولیاء زماں تم پہ لاکھوں سلام   اے مدار جہاں تم پہ لاکھوں سلام

صدر بزم ولا، نور خیر البشر
سوزِ بیکس پہ بھی ہو کرم کی نظر

اے شہ انس وجاں، تم پہ لاکھوں سلام   اے مدار جہاں تم پہ لاکھوں سلام

Scanned with CamScanner

آخذ و مراجع

تذکرۃ المتقین اوّل و دوم	محقق اعظم حضرت علامہ سید امیر حسن جعفری مداری محدث مکنپوری
الشجرات الرفاعیہ	حضرت محی الدین سلیم اللہ شاہ رفاعی
مدار اعظم	حضرت علامہ حکیم الشاہ فرید احمد نقشبندی
النور والبھا	حضرت ابوالحسین احمد نوری مارہروی
اخبار الاخیار	محقق علی الاطلاق حضرت عبدالحق محدث دہلوی
الاجازۃ المتنیہ	احمد رضا خاں فاضل بریلوی
ذوالفقار بدیع	حضرت مولانا شاہ سید کلب علی جعفری مداری مکنپوری
جواہر ہدایت	حضرت شاہ سید عبدالقدیر نقشبندی علیہ الرحمہ
تذکرۃ مشائخ قادریہ رضویہ	حضرت مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی
تذکرہ مشائخ عظام	حضرت مولانا عاصم القادری اعظمی

(وغیرہ کتب معتبرہ مستندہ)

نوٹ : ارباب علم کو جاننا چاہئے کہ سرکار سیدنا مدار پاک رضی اللہ عنہٗ سے متعلق شائع ہونے والی کتابوں پر کوئی تبصرہ اعتراض کرنے سے پہلے مرکزی ادارہ سے کتاب یا تحریر کی تصدیق کرلیں کیونکہ بعض شرپسند غلط عبارات اور بے سرد پا باتیں چھپوا کر علمائے مکن پور شریف کی طرف منسوب کر کے شائع کر دیتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

اعلان!

حضور سرکار سرکاراں شمس العارفین
سراج السالکین قطب الاقطاب فردالافراد
قطب وحدت حضرت **سیدنا سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار** مدارالعالمین

کا عرس

پاک ہر سال جمادی الاولیٰ (مدار کا چاند) میں
تمیں کے حساب سے 17-16-15
تاریخ کو مکن پور شریف کانپور میں منعقد ہوتا ہے لہٰذا ارباب اہلسنت سے
گذارش ہے کہ شرکت فرما کر داخلِ حسنات ہوں

و

عرس مبارک

شیخ المشائخ عارف باللہ مبلغ سلسلۂ مداریہ
صوفی باصفا تاج المشائخ
حضرت خواجہ **سید محمد یوسف علی** الحسنی والحسینی جعفری مداری منصوری
جمادی المدار کی ۱۶ر تاریخ کو مکن پور شریف کانپور میں منایا جاتا ہے

صاحبزادے سید نظر علی جعفری مداری، سید مخرت علی جعفری مداری
سید شفقت علی جعفری مداری، سید فائز علی جعفری مداری

Rs. 40/-
Al-Madar Offset Kanpur
(M) 9616584408

Scanned with CamScanner